ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

پاکستان میں
حفاظتِ اسلام کا علمبردار

صوبہ سرحد میں آٹھویں جماعت تک تعلیم مفت

وزیر اعلیٰ سرحد مولانا مفتی محمود کا اعلان

پشاور۔ مفتی اعظم پاکستان، محسن سرحد، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد و جنرل سیکرٹری کل پاکستان جمعیت علماء اسلام نے اپنے ایک بیان میں صوبہ سرحد کے غریب عوام کو یہ خوشخبری دی ہے کہ یکم اکتوبر سے صوبہ سرحد کے تمام تعلیمی اداروں میں آٹھویں جماعت تک تعلیم مفت کر دی جائے گی۔

روزنامہ "جمعیت" کراچی
۱۸ ستمبر ۱۹۷۲ء

اس سے قبل حضرت مولانا مفتی محمود صاحب بہت سی اسلامی و عوامی اصلاحات جاری فرما چکے ہیں جن کے نفاذ سے صوبہ کے غریب عوام نے خوشی کا اظہار فرمایا ہے

سبز سچ پاکستان نیوز ایجنسی ٹامیوالی

جلد نمبر ۱۵ | جمعہ ۲۰ شعبان المعظم ۱۳۹۲ ہجری مطابق ۲۹ ستمبر ۱۹۷۲ء | شمارہ نمبر ۳۶

کیا آپ چاہتے ہیں

★

* صرف صوبہ سرحد ہی نہیں بلکہ پورے ملک میں اسلامی اصلاحات نافذ ہوں۔
* شراب، جوا اور دیگر خلافِ اسلام حرکات بند ہوں۔
* مرزائیت کی پاکستان اور اسلام دشمن سرگرمیاں ختم کی جائیں۔
* حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوائے نبوت قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے
* انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرامؓ اور ائمہ دین کی شان میں کسی کو گستاخی کرنیکی جرأت نہ ہو

یقیناً آپ یہی چاہتے ہیں۔ تو پھر

وقت کا تقاضا ہے کہ

* جمعیت علماء اسلام کی تنظیم کو مضبوط اور مستحکم بنایا جائے۔
* زیادہ سے زیادہ ممبر اور رضاکار بھرتی کیے جائیں۔
* قریہ قریہ بستی بستی جمعیۃ کی شاخیں قائم کی جائیں۔

اور سب سے زیادہ یہ کہ جمعیت کے بیت المال کو مضبوط بنایا جائے

آپ ماہ شعبان المعظم و رمضان المبارک میں زکوٰۃ و صدقات اور دیگر عطیات ادا کرتے وقت

حسب سابق جمعیت علمائے اسلام کو ضرور یاد کیجئے

نوٹ:۔ تمام ضلعی شاخیں مرکزی رسیدبکوں پر یا اعتماد افراد کے ذریعے خود بھی جمع کر سکتی ہیں، رقوم بھیجتے وقت مد کی وضاحت ضرور کیجئے

براہ راست ترسیل رقوم کا پتہ

ظہم عمومی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام مرکزی دفتر چوک رنگ محل لاہور

کتابت:۔ رانا حفیظ الرحمٰن عادلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعہ ۲۰ شعبان المعظم ۱۳۹۲ھ

مطابق

۲۹ ستمبر ۱۹۷۲ء

جلد ۱۵

شمارہ ۳۶

قیمت ۴۰ پیسے

بدلِ اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے

ششماہی ۱۰/۰ ″

ٹیلیفون ۶۷۷۱۵

مرتّب

ندیم سہارنپوری

نظریۂ پاکستان کے نام پر!

پاکستان میں جو بھی پارٹی برسر اقتدار آتی ہے وہ نظریہ پاکستان کی علمبردار بنتی اور اپنے سیاسی مخالفین کو نظریہ پاکستان کا مخالف اور دشمن ٹھہراتی ہے۔ یہ نعرہ بطور ڈھال استعمال کیا جاتا ہے حقیقت میں انہیں اس نعرہ سے دُور کا بھی کوئی واسطہ اور تعلق نہیں ہوتا۔

ہر ایک جانتا ہے کہ پاکستان اسلام کے نام سے اور دو قومی نظریے کی بنیاد پر عمل میں آیا تھا، لیکن پاکستان میں اب تک جو لوگ بھی برسر اقتدار رہے، موجودہ حکومت سمیت کسی نے بھی اس نظریہ پر عمل نہیں کیا اور نہ اب ہو رہا ہے، اور نہ ہی یہاں کی ننانوے فیصد اکثریت مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کیا گیا. اور نہ اب کیا جا رہا ہے۔

نظریہ پاکستان کی توہین اور اس کی جڑوں پر کلہاڑا انہیں لوگوں کے دور اقتدار میں چلایا جاتا رہا جو نظریہ پاکستان کے بزعم خود علمبردار تھے۔

اگر نظریہ پاکستان کی علمبردار جماعتیں اور سیاستدان اس نعرے میں مخلص ہوتے تو یہاں بہت پہلے سے اسلام کا قانون جاری کر دیا جاتا اور ہمیں یہ ذلّت و رسوائی نہ اٹھانا پڑتی جو مشرقی پاکستان کی علیحدگی سے اٹھانا پڑی ہے۔ اگر دو قومی نظریہ کے یہ مخلوص دل سے حامی ہوتے تو یہاں کی ننانوے فیصد مسلمان اکثریت کو اقلیت میں تبدیل نہ کیا جاتا اور چند فیصد کادیانیوں کو اہم عہدے تفویض نہ کئے جاتے۔

آج بھی لاہور کے در و دیوار اور مسجد وزیر خاں کے بلند مینار اس بات کی شہادت دے رہے ہیں کہ نظریہ پاکستان اور دو قومی نظریہ کے حامیوں نے ۱۹۵۳ء میں یہاں کے مسلمانوں کے متفقہ مطالبات کو ٹھکرا دیا، اور چند مٹھی بھر مرزائیوں کی خوشنودی کے لئے ناموس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظوں اور شمع ختم نبوت کے پروانوں پر گولیاں چلائیں اور دس ہزار عاشقانِ ختم نبوت کو شہید کر دیا گیا۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

ہم جب نظریہ پاکستان کے علمبرداروں اور دو قومی نظریے کے حامیوں کا ۲۵ سالہ کردار دیکھتے ہیں تو ہمیں دو صورتیں نظر آتی ہیں۔ اگر کوئی ایسی جماعت جو اقتدار پر نہیں یہ نعرہ بلند کرتی ہے تو اس کا مقصد رائے عامہ کو گمراہ کر کے حصولِ اقتدار ہے۔ اور اگر ارباب اقتدار کی طرف سے یہ نعرہ بلند ہو تو سمجھ لیجئے کہ وہ اس خوشنما نعرے کی آڑ میں اپنے اقتدار کو دوام بخشنا چاہتے ہیں۔

اس وقت موجودہ ارباب اقتدار بھی بڑے زور شور سے یہ نعرہ لگا رہے ہیں اور اپنے دو طاقتور سیاسی حریفوں نیپ اور جمعیۃ علماء اسلام کو نظریہ پاکستان کا دشمن اور مخالف بتا رہے ہیں۔

گذشتہ دنوں ایک سرکاری اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ:۔

"خان عبدالولی خاں صدر نیشنل عوامی پارٹی لادینی ریاست کے حامی ہیں۔ ان کا یہ نظریہ چونکہ نظریۂ پاکستان

(ورق اُلٹیے)

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے ستیر انوالہ لاہور سے شائع کیا

کے خلاف ہے۔ اس لئے جمعیۃ علماء اسلام کو خان صاحب کے اس نعرے کے متعلق اپنی پوزیشن واضح کرنی چاہیئے"۔

جہاں تک خانصاحب کے نظریات کو ہم نے سمجھا ہے وہ قطعاً اسلام کے خلاف نہیں ہیں۔ محض سرکاری خبر رساں ایجنسی "اے پی پی" باخبر سیاسی حلقوں کے نام سے ارباب اقتدار کے اشارے پر ایسی من گھڑت خبریں گھڑ گھڑ کر عوام الناس کو گمراہ کر رہی ہے۔ جب حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے قومی اسمبلی میں اس بات پر زور دیا کہ پاکستان کے دستور میں یہ دفعہ لازمی رکھی جائے "مملکت کا سرکاری مذہب اسلام ہے"۔ تو خان صاحب اور ان کے تمام ممبروں نے حضرت مفتی صاحب کی حمایت کی، جبکہ وزیر قانون میاں محمود علی قصوری اور ان کی جماعت اس کے لئے آمادہ نہیں ہوئے۔ مفتی صاحب نے دستور میں مسلمان کی تعریف شامل کرنے کا مسئلہ اٹھایا تو خان صاحب نے تب بھی ساتھ دیا۔ حکومتی پارٹی اس کے لئے بھی تیار نہ ہوئی

حضرت مفتی صاحب نے صوبہ سرحد میں بہت سی اسلامی اصلاحات جاری کیں۔ شراب پر پابندی لگائی اور وہاں کے صوبائی قوانین کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے علماء اور وکلاء پر مشتمل بورڈ کے قیام کا اعلان فرمایا تو خانصاحب اور ان کی جماعت کی طرف سے کسی قسم کی مخالفت نہیں کی گئی۔

خان صاحب کے اس کردار سے صاف واضح ہوتا ہے کہ وہ اسلام کے خلاف نہیں ہیں۔ اس کے برخلاف نیپ اور جمعیۃ کا پانچ نکاتی معاہدہ ہوا تھا۔ اس میں یہ شرط بھی تھی کہ اتحادی جماعت اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے جمعیۃ کا ساتھ دے گی۔ چنانچہ نیپ ابھی تک صوبہ سرحد میں اس وعدے کی پابندی کر رہی ہے۔

دراصل نظریہ پاکستان کے مخالف وہ لوگ ہیں جو یہ جانتے ہوئے بھی کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا، انہوں نے اسلام کا قانون نافذ نہیں کیا۔ چونکہ وہ اپنے کردار اور عمل میں اسلام سے کورے ہیں۔ اس لئے اقتدار ملنے کے بعد عملاً اس سے روگردانی کر کے اپنے مفادات کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں اور نظریہ پاکستان کا بھی دم بھرتے رہتے ہیں

بہرحال عوام کو ایسے جاہ پرستوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ جو محض اپنے اقتدار کے لئے اپنے مخالفین کو نظریہ پاکستان، دو قومی نظریہ کے مخالف، غدار اور پاکستان کے دشمن قرار دے رہے ہیں اور ملک و عوام کی قسمت سے کھیلنا چاہتے ہیں۔

مولانا محمد لقمان کی گرفتاری

حضرت مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری ایک عظیم مبلغ اور حق گو مقرر ہیں۔ انہیں گذشتہ دنوں اوچ میں ایک تقریر کی بنا پر گرفتار کر لیا گیا تھا۔ وہ ابھی تک جیل میں ہیں۔ ہم نے انہیں کالموں میں ان کی رہائی کا مطالبہ کیا تھا۔ لیکن ہماری پنجاب گورنمنٹ نے ابھی تک ہماری درخواست کو شرف قبولیت نہیں بخشا۔ ہمیں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان کی گرفتاری کن وجوہات کی بنا پر عمل میں آئی ہے۔ تاہم خیال ہے کہ انہیں صرف حق گوئی کی پاداش میں ہی گرفتار کیا گیا ہے۔

ملک میں بدمعاشوں کو کھلی آزادی ہے۔ ڈاکو عوام کے جان و مال اور عزت و آبرو سے کھیل رہے ہیں۔ قتل کی وارداتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن یہ سب آزاد ہیں۔ ان کو ہماری حکومت پکڑنے کی جرأت نہیں کرتی، اس لئے کہ وہ کسی کے پالتو غنڈے ہیں۔ حکومت کا قانون اور پولیس حرکت میں آتی ہے تو وہ صرف علماء دین کے خلاف جو دین کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ اور ان کا تعلق جمعیۃ علماء اسلام سے ہے۔ جن کی دو صوبوں میں حکومت ہے۔ ہمارے خیال میں مولانا محمد لقمان صاحب کی گرفتاری کسی سیاسی رقابت کا نتیجہ ہے۔

مولانا محمد لقمان چونکہ ضلع مظفر گڑھ کی ہر دلعزیز شخصیت ہیں۔ اگر انہیں آزاد رکھا جاتا تو بلدیاتی اداروں کے انتخاب میں پیپلز پارٹی کی شکست یقینی تھی۔ انہیں اپنے راستے سے ہٹانے کے لئے جیل میں بند کر دیا گیا ہے۔ ہم پنجاب گورنمنٹ سے پھر مطالبہ کرتے ہیں کہ مولانا کو بلا تاخیر رہا کیا جائے۔

یہ اسلحہ کہاں جا رہا ہے؟

اخبارات میں یہ خبر آئی ہے کہ:۔

"پی پشاور کے قریب کسٹم سٹاف نے ایک لاکھ روپیہ کا اسلحہ اور گولہ بارود پنجاب سے صوبہ سرحد میں اسمگل کرنے کی کوشش ناکام بنا دی۔ ملزموں کا تعاقب اور ان سے کافی دیر مقابلہ کرنے کے بعد اسلحہ پر قبضہ کر لیا دو جیپیں نمبر کی کاریں اور ان کی نمبر پلیٹ بھی قبضہ کر لی ہیں۔ جو اسلحہ پولیس کے ہاتھ لگا ہے وہ واہ آرڈیننس فیکٹری کا بنا ہوا ہے"۔

ہم مرکزی حکومت سے پوچھتے ہیں کہ صوبہ سرحد میں جو اسلحہ جا رہا ہے وہ کیوں جا رہا ہے اور اس کا مقصد کیا ہے؟

اسلحہ جانے سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ صوبہ سرحد کی حکومت کے خلاف خطرناک اور گہری سازش کی جا رہی ہے۔ اور اس سازش میں کوئی اور بڑا ہاتھ کارفرما ہے دوسرا سوال ہمارا یہ ہے کہ واہ آرڈیننس فیکٹری سے اسلحہ کس نے منگوایا؟

ڈی ایس پی چنیوٹ کا پٹھانوں کے خلاف تعصب

ابھی چند دن ہوئے چنیوٹ کے قریب لائلپور روڈ پر ایک ڈاکہ پڑا۔ چار نقاب پوش ڈاکو چار ٹرکوں سے کئی ہزار روپے اور گھڑیاں و دیگر سامان لوٹ کر لے گئے۔ ٹرک ڈرائیور ڈی ایس پی چنیوٹ کے پاس گئے اور انہیں جائے واردات پر جانے کے لئے کہا۔ وہ خود تو اس وقت نہیں آئے۔ انہوں نے دو سپاہی اور ایک سب انسپکٹر بھیج دیا۔ جن کے بس کا یہ روگ نہیں تھا کہ وہ ٹرک ڈرائیوروں کو مطمئن کریں۔ دوسری اطلاع پر ڈی ایس پی موقعہ پر پہنچے۔ چونکہ پانچ گھنٹے سے ٹریفک رکا ہوا تھا۔ اور ٹرک ڈرائیور یہ چاہتے تھے، کہ ہر روز کے ڈاکے سے ہم تنگ آ چکے ہیں۔ آج اس کا فیصلہ ہو جانا چاہیئے۔ ڈی ایس پی کا پانچ گھنٹے تاخیر سے پہنچنا ٹرک ڈرائیوروں سے ہی نہیں بلکہ ان ہزاروں مردوں عورتوں اور بچوں پر سراسر زیادتی ہے۔ جو بسوں میں سوار تھے اور ٹرک ڈرائیوروں کے راستہ روک لینے کی وجہ سے وہاں رکنے پر مجبور ہوئے تھے۔ اگر ڈی ایس پی صاحب اسی وقت پہنچ جاتے، جب انہیں اطلاع ملی تھی تو ان کے وقار میں اضافہ ہوتا اور عوام کو تکلیف بھی نہ ہوتی۔

بہرحال ڈی ایس پی صاحب پہنچ تو گئے چاہے قدرے تاخیر سے ہی سہی۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ جب ایک پٹھان ڈرائیور نے اپنی ٹوٹی پھوٹی اردو میں یہ کہا کہ:۔

"حضور ہم ہر روز کے ڈاکوں سے تنگ آ گیا ہے اس کا انتظام کرو۔ ہمارا جان کو بھی خطرہ ہے اور مال کو بھی"۔

لیکن ڈی ایس پی صاحب بجائے یقین دہانی یا تسلی دلانے کے اسے فرماتے ہیں:۔

تم چپ رہو۔ تم لوگ ہی ڈاکے ڈالتے ہو اور پنجابی بدنام ہو جاتے ہیں اور پھر زور دے کر کہا کہ سرحد کے پٹھان یہاں آ کر ڈاکے ڈالتے رہتے ہیں اور لوٹ کر لے جاتے ہیں۔

لیکن اس کے تھوڑی دیر بعد ہی ڈی ایس پی صاحب نے کہا کہ ابھی لائلپور میں ڈاکہ پڑا تھا۔ ان میں ایک ڈاکو روکھڑی ضلع میانوالی کا، ایک جہلم کا وغیرہ وغیرہ، جن شہروں کے نام گنوائے وہ پنجاب کے تھے۔

ہر جگہ اچھے آدمی بھی ہوتے ہیں اور برے بھی۔ سرحد میں یقیناً کچھ ڈاکو ہوں گے۔ لیکن پنجاب میں بھی کوئی کمی نہیں ہے۔ چنیوٹ کے قریب گھوڑیوں پر سوار ہو کر جو ڈاکو آئے تھے وہ صوبہ سرحد کے نہیں تھے بلکہ اسی علاقے کے تھے۔

بہرحال ہمیں اس بات کا سخت افسوس ہوا کہ ڈی ایس پی صاحب جیسی ذمہ دار شخصیت نے پٹھانوں کے خلاف جس تعصب، حقارت اور نفرت کا اظہار کیا ہے وہ ان کے شایان شان نہیں تھا۔ ڈی ایس پی صاحب کا فرض ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں تک محدود رہیں۔ اپنے علاقے میں امن و امان بحال کریں۔ لیکن یہ پنجابی اور پٹھان کا تعصب پیدا کر کے آپس میں نہ لڑائیں۔ پنجابی ہوں یا پٹھان، سب مسلمان ہیں اور سب پاکستانی۔

(ندیم سہارنپوری)

بخدمت حجت اسلام مجاہد ملّت امیر شریعت

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب وزیر اعلیٰ سرحد

یہ وہ نظم ہے جو آئین شریعت کانفرنس بہاول نگر میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ صوبہ قومی اسمبلی کی موجودگی میں سنائی گئی جبکہ پہلے مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے تقریر فرما چکے تھے یہ نظم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے حاصل کر کے دفتر ترجمان اسلام کو مرحمت فرمائی (ادارہ)

تیرا مفتی ہے لقب محمود تیرا نام ہے
تیری یلغاروں سے باطل لرزہ براندام ہے
تیرے دستِ بت شکن میں پرچم اسلام ہے
اب تو اپنی منزلِ مقصود اک دو گام ہے
تو ہمیشہ ناؤ لے کر تیز دھارے پر چلا
اے مجاہد تو نبوّت کے اشارے پر چلا

بوریا ہے تخت تیرا فقر تیرا تاج ہے
اے فقیرِ بے نوا دنیا تری محتاج ہے
تو بخاریؒ کی حیا نانوتویؒ کی لاج ہے
غم حسین احمدؒ کا تیرے عشق کی معراج ہے
تیری درویشی کے آگے بادشاہی جھک گئی
تیرے قدموں پر جبینِ کج کلاہی جھک گئی

اوّلیں فرصت میں تو نے بند کی حکماً شراب
توڑ ڈالے محفلِ عشرت کے طاؤس و رباب
رہزنی و غنڈہ گردی کا کیا وہ سدّ باب
بن گیا درویشِ مخلص رہزنِ خانہ خراب
توڑ کر جام و صراحی رندِ مستانہ چلا
سوئے مسجد گرتا پڑتا پیرِ میخانہ چلا

تو نے ثابت کر دیا شاہِ مدینہ کے غلام
تھام سکتے ہیں بصد خوبی حکومت کی زمام
کر دیا تو نے معطّل سود کا باطل نظام
کی سمگلنگ اور رشوت کی مکمل روک تھام
سرنگوں ظلمت کے لشکر کا پھریرا ہو گیا
رات بھاگی آفتاب ابھرا سویرا ہو گیا

چاند پر بے فائدہ جو تھوکتے ہیں نابکار
اہلِ حق پر جو صدا کیچڑ اچھالیں بار بار
جن کا منشا ہے کہ پھیلے ہر طرف اِک انتشار
اُن کو خطرے میں نظر آتا ہے اپنا اقتدار
اُن کو ڈر ہے دین کا قانون نافذ ہو نہ جائے
مفتی محمود ان کی راہ میں کانٹے بو نہ جائے

صدر صاحب ہم پہ بھی کیا رحم فرمائینگے آپ
مفتی صاحب کی طرح کچھ کر کے دکھلائینگے آپ
اب اگر آئینِ شرع کو نہ اپنائیں گے آپ
صدر یحییٰ کی طرح رہ رہ کے پچھتائیں گے آپ
رائے عامہ کو نہ ٹھکراؤ سمجھ سے کام لو
آگے بڑھ کر ساقیٔ کوثر کا دامن تھام لو

جبیبؔ تلونڈوی
چشتیاں منڈی

عام جمعیتی دوستوں سے عرض

میں کمزور اور بیمار بھی رہتا ہوں۔ جمعیۃ علماء اسلام نے مجھ پر بعض ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔ جن کی تکمیل میرے لئے مشکل ہوتی جا رہی ہے۔ مگر دوستوں کے خطوط بعض معمولی بعض غیر معمولی طویل ہوتے ہیں۔ جن کے پڑھنے سے میں معذور رہتا ہوں۔ اس لئے سب کی خدمت میں عرض ہے کہ تمام جماعتی ڈاک اور مشورے محترم المقام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کے نام بھیجا کریں۔ چاہے پشاور کے پتہ پر چاہے دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کے پتہ پر۔ اگر مؤخر الذکر پتہ پر ڈاک آئے گی۔ تو دفتر والے وہ ڈاک حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں فوراً روانہ کر دینگے۔ ان کو میں نے کہہ دیا ہے۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہ جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کے جنرل سیکرٹری ناظم عمومی ہیں۔ اور ان کی ذات جمعیۃ کے وقار و عزت کی نشانی ہے۔ پھر وہ جو کام میرے سپرد کرینگے یا حضرت مولانا عبدالواحد صاحب کے سپرد کریں گے اس کی حتی الامکان تعمیل ہوگی۔ ہم دونوں جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کے ناظم ہیں۔ ڈاک کے سوا بھی جمعیۃ کے مختلف کام وہی ہم میں تقسیم کرینگے۔ فقط

(غلام غوث ہزاروی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

بقیہ — وزراء سرحد کا دورہ

[illegible] کے باثر خان آف اشاڑو جمعیۃ میں شامل ہوئے۔ ان کے ہمراہ جمعیۃ گارڈ کے سالار مولانا سلطان سکندر اور قاری فقیر محمد مولانا عبدالواحد گئے۔ صبح کو کوزہ بانڈہ میں صوبائی وزراء مولانا عبدالباقی، وزیر صحت حق نواز خان مولانا عبدالحکیم نے خطاب کرتے ہوئے ملک میں مکمل اسلامی آئین کے نفاذ کا مطالبہ کیا اور تعلیمی ادارے [illegible]

تبلیغی جماعت پر چند

عمومی اعتراضات

اور

ان کے مفصّل جوابات عکسی

مؤلف

حضرت اقدس مولانا الحاج محمد زکریا صاحب

شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم

سہارن پور

ناشر مکتبہ زکریا شہزادی بلڈنگ عالمگیر مارکیٹ لاہور

حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کی نئی کتاب

تبلیغی جماعت پر

چند عمومی اعتراضات

اور

ان کے مفصّل جوابات

مؤلفہ

حضرت اقدس مولانا الحاج محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

ناشر

خواجہ محمدؐ اسلام ادارہ اشاعتِ دینیات

سعید منزل انارکلی لاہور

قیمت اعلیٰ جلد ۵/۲۵ بلا جلد ۳/۰ صفحات ۲۶۴

نیکوں کی روح پرور زندگی سے رشوت خوروں،
سُود خوروں، شرابیوں اور زانیوں کے ہولناک
انجام سے باخبر ہونے کیلئے

کتاب موت کا منظر

مع

مرنے کے بعد کیا ہوگا؟

مطالعہ فرماویں

ناشر

خواجہ محمدؐ اسلام ادارہ اشاعت دینیات

سعید منزل انارکلی لاہور

اعلیٰ جلد نیا اڈیشن قیمت دس روپے

خواجہ محمدؐ اسلام کی طبع شدہ مطبوعات کی فہرست

۱۔ تبلیغی نصاب جہیز ایڈیشن	۰ — ۲۵ روپے	۱۱ — فضائل نماز	۰ — ۶۰
۲۔ تبلیغی نصاب عام ایڈیشن	۰ — ۱۰ ″	۱۲ — فضائل قرآن مجید	۱ — ۶۰
۳۔ تبلیغی نصاب جلد دوم جس میں فضائل صدقات وحج ہیں	۰ — ۱۶ ″	۱۳ — فضائل رمضان	۱ — ۶۰
۴۔ موت کا منظر مع مرنے کے بعد کیا ہوگا؟	۰ — ۱۰ ″	۱۴ — فضائل تبلیغ	۰ — ۷۵
۵۔ تبلیغی جماعت پر اعتراضات کے جوابات مجلد	۵ — ۲۵ ″	۱۵ — مسلمانوں کی موجودہ پستی کا واحد علاج	۰ — ۷۵
۶۔ ″ ″ ″ ″ بلا جلد	۰ — ۳ ″	۱۶ — مسلمان خواتین کے لئے بیس سبق	۰ — ۲
۷۔ اسلام کیا ہے	۰ — ۳ ″	۱۷ — مسنون دعائیں	۰ — ۱
۸۔ حکایات صحابہؓ	۳ — ۶۰ ″	۱۸ — دین شریعت (انگریزی)	۰ — ۶
۹۔ فضائل ذکر	۳ — ۶۰ ″	۱۹ — اسلامی بہشتی زیور (زیر طبع)	
۱۰۔ فضائل درود شریف	۳ — ۰ ″		

ہر قسم کی کتابیں طلب کرنے کیلئے

خواجہ محمدؐ اسلام ادارہ اشاعت دینیات سعید منزل انارکلی لاہور کا پتہ نوٹ فرمالیں

ایک موازنہ

قسط ۲

مرتبہ
حافظ خلیل احمد قیصر

پیپلز پارٹی ● مودودیت ● اور ● جمعیۃ علماء اسلام

صوبہ پنجاب کے ناظم عمومی حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کی ایک تقریر

آٹے کے بھاؤ کو دیکھو تو آسمان کو چھوتا ہے۔ پہلے اگر بیس روپے من تھا تو اب ۳۲ روپے ہے۔

"سو ابتیس روپے ہو تو حق مہر میں دیا جاسکتا ہے"

(مزاح) غریب مزدور سارا دن مزدوری کرتا ہے، اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے جھونپڑی کے دروازے پر اس کا منہ تکتے رہتے ہیں کہ کب ابّا آئے اور ہم روٹی کھائیں لیکن وہ جب مزدوری کرکے شام کو اپنا حق مانگتا ہے تو اس کا جواب گولی سے ملتا ہے اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے گھر میں تڑپتے رہ جاتے ہیں۔

کسان اپنے مالک کے ظلم و ستم سے تنگ ہے اس کو مسلسل بے دخل کیا جارہا ہے۔ وہ اور اس کے اہل و عیال نانِ جویں تک کے محتاج ہیں۔

بہرحال پیپلز پارٹی نے قوم سے جو وعدے کئے اور قوم کے سامنے جو منشور رکھا، اس سے قطعاً وفاداری نہیں کی۔ تمام وعدے ابھی تک تشنۂ تکمیل ہیں۔ آئندہ کے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پیپلز پارٹی کو اپنے وعدے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

اب آیئے جمعیۃ علماء اسلام کی طرف۔ جمعیۃ علماء اسلام کی اول دن سے کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کا یہ عظیم ملک پاکستان جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا۔ اس میں مسلمانوں کی خواہشات کے مطابق مکمل طور پر اسلام کا قانون نافذ ہو۔ اور جمعیۃ اسی کے لئے جدوجہد کررہی ہے

یہ جماعت درویشوں کی جماعت ہے۔ بوریہ نشین علماء کی جماعت ہے۔ یہ ان علماء حق کا قافلہ ہے۔ جس کی بنیاد سرزمین پاک و ہند میں شاہ ولی اللہؒ نے رکھی تھی جس کے جاں نثار سپوتوں مولانا سید احمدؒ بریلوی اور مولانا شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے اسلام کے لئے سکھوں کے ساتھ جہاد کرکے اور اپنی قیمتی جانوں کی قربانیاں راہ خدا میں پیش کرکے تاریخ اسلام کو روشن کردیا تھا۔ جس کے قافلہ سالار مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ تھے۔ آزادیٔ وطن کے لئے جن کی قربانیوں اور اس سرزمین کو انگریز ملعون کے ناپاک قدموں سے پاک کرنے کی جدوجہد سے مسلمانوں کی تاریخ روشن ہے۔ جس جماعت نے حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ جیسے مفسر، امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جیسے مجاہد پیدا کئے۔

آج انہی علماء حق کے وارث اور جانشین حضرت درخواستی، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی قیادت میں اسلام کا علم لے کر نکلے ہیں۔

علماء حق اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک اس سرزمین پر اسلام کا قانون جاری نہیں کرلیں گے ہٹ جاؤ — ان علماء حق کا راستہ نہ روکو۔ جس طرح ان علماء حق نے اس سرزمین کو فرنگی ملعون کے قدموں سے پاک کردیا تھا۔ اسی طرح ان علماء کے سامنے اب انگریز کے جانشین بھی نہیں ٹھہر سکتے۔ یہ علماء نہ کسی سے دبے ہیں اور نہ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت ان کو دبا سکتی ہے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر۔

الیکشن میں حصہ

بہرحال جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ ایک طویل تاریخ وابستہ ہے اور جمعیۃ کا ایک پروگرام ہے۔ جس کو "اسلامی منشور" کے نام سے شائع کردیا گیا ہے۔ جمعیۃ نے اپنا وہ اسلامی منشور قوم کے سامنے رکھا اور الیکشن میں حصہ لیا الیکشن لڑنے کا اعلان کیا گیا۔ ایک طوفان بدتمیزی برپا ہوگیا۔ اپنے اور پرائے سب مخالف ہوگئے۔ یہاں تک کہ بیرونی طاقتوں امریکہ اور برطانیہ کی نظروں میں یہی جماعت کھٹکنے لگی۔ فرنگیوں نے علماء حق کی اس جماعت کو ناکام بنانے کے لئے مکمل منصوبہ بنالیا، اور انہوں نے پرانا بدلہ چکانے کی کوشش کی۔ کیونکہ ہمارے اکابر شیخ الہندؒ حضرت مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ ان کے سو سالہ اقتدار کو چیلنج کرکے اور ان کے خلاف جہاد کرکے انہیں یہاں سے نکل جانے پر مجبور کردیا تھا۔ انہوں نے سوچا کہ یہ بوریہ نشین علماء آج پھر ہمارے حماقتوں اور دوستوں کے مقابلہ میں خم ٹھونک کر میدان میں اتر آئے ہیں۔ اس وجہ سے جمعیۃ علماء اسلام کے نمائندوں خصوصاً حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے خلاف امریکی سفیر نے ان کے حلقوں میں جاکر ان حضرات کو ناکام بنانے کے منصوبے تیار کئے حضرت مولانا ہزاروی پر حملہ کیا۔ اور مجھ پر مودودی کے قتل کا الزام تھوپنے کی کوشش کی۔ غرض امریکی تجوریوں کے منہ کھول دیئے گئے۔ لیکن سارے منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ مخالفانہ پروپیگنڈا بیکار ہوگیا اور یہ دونوں جمعیۃ کے اکابر بھاری اکثریت سے کامیاب ہوکر قومی اسمبلی میں پہنچ گئے۔ ان دونوں حضرات کے علاوہ قومی اسمبلی میں پانچ اور جید علماء بھی کامیاب ہوگئے۔ صوبائی نشستیں کل ۱۳ حاصل ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہی میں برکت ڈال دی اور آج جمعیۃ علماء اسلام کی نیشنل عوامی پارٹی کے تعاون سے صوبہ سرحد اور بلوچستان میں حکومتیں قائم ہیں۔

جمعیۃ کا وعدہ

جمعیۃ علماء اسلام کا سب سے بڑا وعدہ یہ تھا کہ ہم اگر برسر اقتدار آگئے تو اسلام کا قانون جاری کریں گے۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب جو اب صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ ہیں انہوں نے کہا تھا۔ اگرچہ خلفاء راشدین کا دور تو واپس نہیں لاسکتے، البتہ اس کی ایک ہلکی سی جھلک ضرور دکھادینگے۔ وہ اپنا وعدہ پورا کررہے ہیں۔ انہیں جو مرکز کی طرف سے اختیارات حاصل ہیں انہیں بروئے کار لاتے ہوئے بہت سی اسلامی اصلاحات جاری کردی ہیں

شراب پر پابندی

حضرت مفتی صاحب نے صوبہ سرحد میں جب وزارت علیا کا منصب سنبھالا تو اس کے تھوڑی دیر بعد ایک پریس کانفرنس بلائی اور اس میں واضح طور پر اعلان کیا کہ آج سے میرے صوبہ میں شراب سازی، شراب نوشی اور شراب فروشی ممنوع ہے۔ اس خوش آئند اعلان سے نہ صرف صوبہ سرحد بلکہ پورے ملک کے عوام کے چہرے دمک اٹھے، کیوں؟ اس لئے کہ عوام یہ سمجھتے تھے، کہ شراب ہی ایسی لعنت ہے جس نے ہمارے اس وطن عزیز پاکستان کو دو ٹکڑے کردیا تھا۔ شراب کے نشے میں بدمست ہوکر یہاں کے حکمران اس ملک کی قسمت کے فیصلے کرتے رہے تھے۔

(باقی صـ ۱۱ پر)

میں عبوری آئین کو
ملک کا استحکام اسلام سے

مولانا سعید الرحمٰن علوی حضرو

راولپنڈی ۱۲ ستمبر۔ قائد جمعیۃ اور صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمود نے کہا ہے کہ پہلے لندن پلان کی طرح موجودہ لندن پلان بھی جھوٹ کا پلندہ ہے۔ انہوں نے ان لوگوں پر کڑی نکتہ چینی کی جو ملک کے مسلمہ سیاسی قائدین کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کر کے قوم میں انتشار پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

انہوں نے زور دے کر کہا کہ پاکستان کے خلاف سازش کرنے والوں کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں گے اور کسی کو ملک کی قسمت سے کھیلنے کی اجازت نہ ہوگی۔ مفتی صاحب آج یہاں ایک مدرسہ کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد سے خطاب کر رہے تھے۔ جس کی صدارت حضرت مولانا شمس الحق افغانی پرنسپل جامعہ اسلامیہ بہاولپور نے کی علالت کے پیش نظر مولانا کے بعد مولانا نور محمد نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع کیمبلپور نے کرسئ صدارت کو رونق بخشی۔ حضرت مفتی صاحب کے ارشادات کا خلاصہ یہ ہے

(۱) یہ ایک دینی ادارہ کا اجتماع ہے۔ مدارس عربیہ پاکستان میں دین کی امانت گاہیں ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتے تو شاید پاکستان میں کلمہ گو لوگ بہت کم ہوتے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ مدارس نے عوام میں دین کی روح پھینکی۔ یہاں کے فضلاء نے نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک میں بھی اشاعت اسلام کا فریضہ سرانجام دیا۔ اور دے رہے ہیں۔

ان مدارس کا اہل پاکستان پر احسان ہے اور ان کی قدر نہ کرنا پرلے درجے کی محسن کشی ہے۔

(۲) پاکستان اسلام کے نام پر بنا۔ اور یہ دنیا کا واحد ملک ہے جو اسلامی جذبات کا نتیجہ ہے۔ باقی ممالک نے اسلام کو قبول کیا۔ اس لحاظ سے ہماری پوزیشن مختلف ہے۔ لیکن اس کے باوجود آج تک ہمیں اسلامی آئین نہ ملا۔

(۳) اسلامی آئین کی کچھ خصوصیات ہوتی ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کو مملکت کا سرکاری مذہب قرار دیا جائے۔ آپ نے مثال کے طور پر افغانستان کا حوالہ دیا جس کے آئین میں واضح ہے کہ سرکاری مذہب اسلام اور قانون فقہ حنفی پر مبنی ہوگا۔ مزید مصر و لیبیا وغیرہ کی مثالیں دیں۔ جن کے دساتیر میں واضح ہے کہ دین الدولۃ الاسلام۔ آپ نے افسوس ظاہر کیا کہ الیکشن کے دنوں میں جہاں ہم پر فتوے داغے گئے وہاں لیبیا، مصر، شام وغیرہ کو بھی معاف نہیں کیا گیا۔ آپ نے ناصر مرحوم اور قذافی کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا اور فرمایا کہ ان ممالک نے اپنے دساتیر میں اسلام کو سرکاری مذہب قرار دیا ہے۔ لیکن ہمارے یہاں ایسا نہیں۔

آپ نے انکشاف کیا کہ وزیر قانون قصوری صاحب سے ہم نے واضح الفاظ میں کہا کہ مملکت کا سرکاری مذہب اسلام قرار دیا جائے۔ کچھ اور بھی مطالبات تھے۔ لیکن انہوں نے ہماری ایک نہ مانی۔ ہم نے مارشل لاء کی لعنت سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اس عبوری آئین کے موقعہ پر خاموشی اختیار کر لی۔ ہم نے اس کے حق میں ووٹ نہیں دیا اور نہ ہم اسے اسلامی کہنے کے لئے تیار ہیں۔ پاکستان میں اسلام کے سوا کوئی دوسرا مذہب سرکاری قرار نہیں دیا جا سکتا (پر زور حمایت اور نعرے) آپ نے واضح کیا کہ اس سیدھے سادے مطالبہ سے انحراف کے نتیجہ میں پاکستان کو یہ روز بد دیکھنا پڑا۔

آپ نے فرمایا کہ ہمیں بتلایا جائے۔ آپ یہ مطالبہ کیوں نہیں تسلیم کرتے؟ اس کے مضمرات کیا ہیں۔ اس کے خلاف کون سی سازش سرگرم عمل ہے۔ آپ نے عوام سے کہا کہ آپ چمکیلے نعروں کا شکار ہو جاتے ہیں مساوات محمدی کے نعرہ بازوں نے مملکت کا سرکاری مذہب اسلام کو قرار نہیں دیا۔ آپ پہنچانیں یہ کون لوگ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اب ان لوگوں کو اسلام اور اسلامی مساوات کا نام لینے کا حق نہیں پہنچتا

(۴) آپ نے فرمایا کہ جمہوریت کا نام لیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ ملک جمہوری ہے۔ عوام کی حکومت ہے۔ لیکن جمہوریت کے علمبرداروں نے مارشل لاء جمہوریت کا چکر چلایا۔ جمہوریت کے پرستاروں نے بھٹو صاحب کو دستخط کر کے دیئے کہ آپ مارشل لاء جاری رکھیں۔ پہلی تقریر کے موقعہ پر بھٹو صاحب کی جیب میں ۱۰۴ ممبروں کے دستخط موجود تھے۔ اس لئے بھٹو صاحب نے کہا کہ مجھے حق دیا گیا ہے کہ میں مارشل لاء جاری رکھوں۔ آپ نے واضح کیا کہ دستخط کنندگان کو جمہوریت کا نام لینے کا قطعاً حق نہیں۔

اس مرحلہ پر آپ نے اسلامی جمہوریت اور یورپی جمہوریت کا موازنہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم یورپی جمہوریت کو لعنت سمجھتے ہیں۔ جس جمہوریت میں عوام کی حکومت ہو عوام کے ذریعہ ہو، اور نمائندگان قوم کے فیصلے خدا اور اس کے رسول کے فیصلوں سے متصادم ہوں۔ وہ جمہوریت لعنت ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے مرکز جمہوریت برطانیہ کے اس قانون کا حوالہ دیا۔ جس کی رو سے مرد کے ساتھ مرد کے جنسی تعلقات کا بل اسمبلی نے پاس کیا تھا۔ آپ نے واضح کیا کہ ساری دنیا کے انسان بھی مل کر اللہ کے فیصلہ کو چیلنج نہیں کر سکتے۔

آپ نے فرمایا کہ اسلام حکومت کا حق اللہ تعالیٰ کو ہے ان الحکم الا للہ۔ لہٰذا قرآن و سنت کے طے شدہ فیصلے ترمیم و تبدیل سے ماوراء ہیں (آپ نے واضح کیا کہ قرآن کی طرح حدیث و سنت بھی الٰہی احکامات ہیں اس لئے کہ لسان نبوت منشاء الٰہی کے بغیر کھلتی ہی نہیں (النجم) البتہ جہاں کوئی حکم نہیں وہاں ارباب دانش و بینش شریعت مطہرہ کی روشنی میں فیصلہ کریں گے۔ ہم اس جمہوریت کے قائل ہیں۔ اس اصول کے پیش نظر دستور میں یہ دفعہ رکھنی ہوگی کہ کتاب و سنت کے خلاف کوئی قانون نہ بنے گا۔ اور یہ اسلامی آئین کی دوسری خصوصیت ہے۔

(۵) آپ نے فرمایا کہ ہم نے مطالبہ کیا۔ کہ مسلمان کی تعریف کرو۔ جب دستوری طور پر اسلام کو مملکت کا سرکاری مذہب قرار دیا جائے گا اور دستور کو اسلامی کہا جائے گا تو اسلام کو نقصان پہنچانے کے تمام راستے مسدود کرنا ہوں گے۔

کسی نظریاتی مملکت میں کوئی دوسرا نظریہ رکھنے والا صدر، وزیر اعظم، سربراہ فوج جیسے اعلیٰ مناصب صرف اس نظریہ کے علمبرداروں کے لئے مختص ہوں گے جس نظریہ سے مملکت کا وجود قائم ہے۔

آپ نے فرمایا کہ کسی کمیونسٹ ملک میں غیر کمیونسٹ اور کسی سرمایہ دار ملک میں کوئی کمیونسٹ کلیدی عہدوں پر نہیں آ سکتا۔ جمہوریت کے علمبردار برطانیہ میں بادشاہ کے لئے عیسائی ہونا شرط ہے۔ اسی طرح پاکستان میں اسلام کو سرکاری مذہب ماننے کے ساتھ اس تیسری خصوصیت کا بھی اعلان کرنا ہوگا۔ کہ کوئی غیر مسلم کلیدی عہدوں پر نہیں آ سکتا۔ جب ایسا ہے تو مسلم و غیر مسلم کا فرق واضح کرنے کے لئے تعریف ضروری ہے۔

آپ نے واضح کیا کہ خدا، رسول، نبوت، ختم نبوت آخرت جیسے بنیادی عقائد و احکام کا منکر قطعاً کافر ہے اور اسے پاکستان کی کلیدی آسامی پر برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

آپ نے فرمایا کہ اس سیدھے سادے مطالبہ پر تنگ نظری کا طعنہ حماقت ہے۔ یہ مطالبہ اصولی ہے اور اس سے انحراف برداشت نہیں۔ ہم یہ مطالبہ تسلیم کرا کے غیر مسلم اقلیتوں کا تحفظ کریں گے۔ ان کی جان و مال کا اتنا ہی تحفظ ہوگا۔ جتنا مسلمانوں کے جان و مال کا۔

آپ نے راولپنڈی میں مسیحی اقلیت پر لاٹھی چارج کی مذمت کی اور فرمایا کہ اسلام کے ہوتے ہوئے ایسا

موجودہ آئین کو
قبول کرنے والے اور مارشل لاء کے
حق میں دستخط دینے والے
اسلام اور جمہوریت کا
کس منہ سے نام لیتے ہیں

اسلامی آئین نہیں سمجھتا

ے بغیر ناممکن ہے

مولانا مفتی محمود

کبھی نہیں ہوسکے گا۔ بلکہ اقلیتیں محفوظ ہوں گی۔

(۶) آپ نے غیر مخلصانہ روش پر اظہار افسوس کیا اور فرمایا، اسلام کے معاملہ میں مخلصانہ روش اختیار نہ کرنے کے نتائج ظاہر ہیں۔ ہمارے اور مشرقی حصہ کے بھائیوں کے درمیان قدر مشترک صرف اسلام تھا۔ اس کو سیاسی سٹنٹ کے طور پر استعمال تو کیا گیا۔ لیکن عملاً نفاذ نہ ہوا۔ نتیجۃً ہم متحد نہ رہ سکے۔ اب بھی اگر اسلام کے معاملہ میں خلوص کا مظاہرہ نہ کیا گیا اور اس قدر مشترک کی جگہ نسلی یا لسانی تعصبات نے لے لی تو انجام عبرتناک ہوگا۔ ہماری بات اب بھی مان لو کہ اسلام کے بغیر ملک کو استحکام کبھی نصیب نہ ہوگا۔

(۷) ساتھ ہی آپ نے جذباتی اور غلط قسم کے نعروں کی مذمت کی اور فرمایا کہ اس سلسلہ کا تازہ شاہکار لندن پلان ہے۔ تمام ذرائع ابلاغ اس بیہودہ پروپیگنڈہ سے آلودہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر حکومت کے پاس حقائق ہیں تو حکومت ہمارے سامنے کرے۔ اسمبلی میں اس سلسلہ کی تحاریک التوا مسترد کی گئیں۔ اس کے باوجود یہ شور شرابہ بند نہیں ہو رہا۔ قائدین ملت کو غدار کہا جارہا ہے لیکن یہ باتیں کہنے والے ماضی سے سبق حاصل نہیں کرتے آپ نے فرمایا کہ پہلے لندن پلان کے مصنفین نے برسر اقتدار آتے ہی بقول ان کے اس پلان کے سرخیل دولتانہ صاحب کو سفیر کیوں بنایا؟ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی جھوٹ تھا اور یہ بھی جھوٹ کا پلندہ ہے۔

آپ نے واضح کیا کہ ہم پاکستان کے استحکام کی خاطر ہر قربانی دیں گے۔ ان ہاتھوں کو کاٹ دیا جائے گا۔ جو ملک کے خلاف سرگرم عمل ہوں گے۔ آپ نے کہا کہ جو سازش کرے اسے پھانسی پر لٹکا دو۔ لیکن جھوٹے پروپیگنڈے کے ذریعہ قوم میں انتشار پیدا نہ کرو، اور مخالفین کو بدنام کرنے کی مہم بند کرو۔

(۸) آپ نے واضح کیا کہ ہم پر کنفیڈریشن کا الزام بالکل غلط ہے۔ کنفیڈریشن کی باتیں کرنے والوں کو قوم پہچانتی ہے۔ اِدھر ہم اُدھر تم کا نعرہ لگانے والے ڈھکے چھپے نہیں۔ یہی کنفیڈریشن کا پروگرام تھا۔ اس کے برعکس ہم وفاقی پارلیمانی نظام چاہتے ہیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ عبوری آئین کی روشنی میں عمل ہو۔ اصول اور ضابطہ کے پیش نظر جو چیزیں سب کی مشترک ہیں۔ مثلاً دفاع، امور خارجہ، کرنسی وغیرہ یہ تو مرکز کے پاس ہوں۔ باقی کالج، اسکول، ہسپتالے

زمین، جیل، اوقاف، بلدیاتی معاملات وغیرہ صوبائی چیزیں ہیں۔ آپ نے سوال کیا کہ جب عبوری آئین میں بلدیاتی معاملات جیل اور اوقاف کو صوبائی معاملات قرار دیا گیا ہے، پھر اس سلسلہ میں مرکزی وزارتوں کا کیا جواز ہے؟

آپ نے واشگاف الفاظ میں کہا کہ ہماری طرف غلط باتیں منسوب کرنے والے باز آجائیں۔ تم ہماری کٹوانا چاہتے ہو۔ ہم کٹیں گے نہیں۔ اس لئے کہ پنجاب ہمارا بڑا بھائی ہے۔

(۹) آپ نے ذرائع ابلاغ کے طرز عمل پر نکتہ چینی کی اور کہا کہ ٹی۔ وی۔ ریڈیو وغیرہ قومی چیزیں ہیں۔ ان میں ہمارا حصہ ہے۔ لیکن یہ چیزیں کوثر نیازی کا دوسرا نام بن کر رہ گئی ہیں۔ اور ہمارا حصہ دینے کے بجائے ہمارے خلاف انہی ذرائع سے پروپیگنڈا ہوتا ہے۔

پریس ٹرسٹ کے متعلق فرمایا کہ موجودہ حکومت نے اس کے خلاف طوفان اٹھایا۔ کوثر نے اپنے شباب میں بھوک ہڑتال کی دھمکی دی کہ اسے ختم کرو، اور اب خود ہی اسے سینہ سے لگایا۔

آپ نے فرمایا کہ ہزار پروپیگنڈا کے باوجود خدا کے فضل سے ذرائع ابلاغ کے بیر چل رہی ہے۔

(۱۰) آپ نے سرحد میں حکومت کے متعلق واضح کیا کہ ہم عقیدہ کے طور پر مسلمان ہیں۔ اور ہم اپنے اختیارات کو اسلام کے لئے استعمال کریں گے۔ تاہم میں اعلان کرتا ہوں اور مجھے اعتراف ہے کہ ہم نے ابھی کچھ نہیں کیا۔ ابھی ہزار میں سے ایک کام ہوا ہے۔ ۹۹۹ باقی ہیں۔ لیکن اس ایک کے کرنے میں بھی ہمیں جو لڑائیاں لڑنا پڑیں وہ ہمیں معلوم ہے۔ تاہم ہم ایسا کر کے چھوڑیں گے۔ آئینی بورڈ کا آج ہی اجلاس شروع ہوا ہے کام کی ابتدا ہو چکی ہے۔ ہم نے ابتدا عائلی مسائل سے کی ہے۔ رفتہ رفتہ سب کام ہوں گے انشاء اللہ۔

آپ نے واضح کیا کہ سرحد میں رمضان میں اسٹیشن پر بھی کھانا نہ ملے گا۔ جو لوگ روزہ نہیں رکھ سکتے وہ دن میں اُدھر کا رخ نہ کریں۔

(۱۱) راولپنڈی کے ایک مقامی چیمبر آف کامرس کے پیش رو کی جلی سرخی کہ سرحد نے شراب سے پابندی اٹھالی پر آپ نے لعنت اللہ علی الکاذبین پڑھا اور فرمایا کہ ابھی تو آئینی بورڈ کے فیصلہ کے بعد شرعی سزا کے نفاذ کا وقت آیا ہے۔ اس لئے وہ پروپیگنڈا سے کچھ نہ بنے گا۔

(۱۲) سرحد میں امن و امان کی صورت حال کے متعلق آپ نے فرمایا کہ دوسرے صوبوں کی نسبت وہاں حالات بہتر ہیں۔ ہمارے یہاں پنجاب، سندھ جیسے بڑے زمیندار نہیں پھر بھی پیشہ ور لیڈر طبقاتی منافرت پھیلانے میں سرگرم عمل ہیں۔ ہم نے زبانی سمجھایا نہ مانے تو صرف ۱۳ آدمی گرفتار کئے۔ جن میں ایک نے جیل سے قانونی پابندیوں کا یقین دلایا تو اسے چھوڑ دیا گیا۔ [illegible] اخبار کا یہ دعویٰ سفید جھوٹ ہے کہ وہاں تیرہ سو آدمی جیل میں ہیں۔ اب صرف ۱۲ آدمی جیل میں ہیں۔ البتہ حفاظتاً گرفتار کرتے ہیں اور ان میں وہ پیشہ ور سیاسی عناصر بھی شامل ہیں جنہیں "بعض بڑوں" نے ہینڈی میں چھپا رکھا ہے۔ آپ نے واضح کیا کہ کسی فسادی کو چھوڑا نہیں جائے گا۔

(۱۳) آخر میں آپ نے بھٹو صاحب سے کہا کہ آپ بحیثیت صدر اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں۔ سیاسی پارٹیوں کو قریب لائیں۔ نفرت کی فضا ختم کرائیں۔ اپنے وزراء کے طرز عمل کا جائزہ لیں۔ جو سرحد میں جا کر علماء کی ڈاڑھیوں کی توہین کرتے ہیں۔ قائدین کو گالیاں دیتے ہیں۔ اور مزدور کشی اور کسان کشی کا شور مچاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ سرحد میں اب تک حکومت کی گولی سے ایک آدمی نہیں مرا۔ اس کے برعکس سندھ و کراچی اور راولپنڈی کے حالات کسی سے مخفی نہیں۔ پھر بھی یہ وزراء پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ ان کو روکا جائے اور اتحاد کی فضا پیدا کی جائے۔ ورنہ ملک کا نقصان ہوگا۔

(راولپنڈی ۱۲ ستمبر ۷۲ء)

پہلے لندن پلان کی طرح موجودہ لندن پلان بھی جھوٹ کا پلندہ ہے

مجلس شوریٰ ضلع سرگودھا

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کے امیر مولانا مولا بخش صاحب نے مندرجہ ذیل حضرات کو ضلعی مجلس شوریٰ کا ممبر نامزد کیا ہے:۔

قاری عبدالسمیع صاحب	سرگودھا
حاجی محمد ابراہیم صاحب	"
شیخ حبیب احمد صاحب	"
الحاج صوفی احمد یار صاحب	بھلوال
قاری سعید احمد صاحب	خوشاب
مولانا عبدالماجد صاحب	جھاوریاں
خان ظہورالحق صاحب	شاہ پور صدر
مستری علی محمد صاحب	قائد آباد
حاجی عطاء رسول صاحب	شاہ پور
راؤ عبدالجبار صاحب	ہیجن
مولوی محمد رفیق صاحب	شاہ نکڈر
حکیم علی احمد صاحب	جوہر آباد
صوفی محمد جیون صاحب	
مولانا محمد سرور صاحب	جھاوریاں
سید فضل الرحمان صاحب	سلانوالی
مولانا محمد الدین صاحب	مردوال
مولانا غلام یٰسین صاحب	نارٹلی
حاجی ملک عطا محمد صاحب	ہڈالی

وزراء سرحد کا دورہ تحصیل بٹگرام

اسلام کے سوا کوئی دوسرا نظام ملک کو متحد نہیں رکھ سکتا

(رپورٹ قاری حبیب الرحمٰن ناظم نشر و اشاعت بٹگرام)

یکم ستمبر کو وزراء سرحد بمعیت مولانا عبدالحکیم صاحب بٹگرام تشریف لائے۔ جلسہ کے لئے دو روز قبل انتظام اور تیاریاں ہو رہی تھیں۔ جمعہ بازار میں دروازے اور جھنڈے لہرا رہے تھے۔ ٹھیک ساڑھے نو بجے صوبائی وزراء تشریف لائے۔ جمعہ بازار میں ہجوم نے صوبائی وزراء کو گھیر لیا اور بازار فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا۔ جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد، صوبائی وزراء زندہ باد، مولانا عبدالحکیم زندہ باد، وزیر اعلیٰ سرحد زندہ باد جلسہ گاہ پہنچنے پر قابل قدر مہمانوں کا اراکین جمعیۃ اور علاقہ کے معززین نے پرتپاک استقبال کیا۔ نظم و نسق چلانے کے لئے جمعیۃ کارڈ مصروف تھی۔

اس کے بعد شیخ سیکرٹری نے باقاعدہ جلسے کی کارروائی کا اعلان کیا۔ جلسے کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جلسے کی صدارت امیر جمعیۃ مولانا قاضی محمد سنی نے کی۔ اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام بٹگرام کے ناظم اعلیٰ خان فقیر محمد خان نے معزز مہمانوں کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا سپاسنامہ میں ناظم اعلیٰ نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے گوناگوں مصروفیات کے باوجود ہمارے پسماندہ علاقہ کا دورہ کر کے غریب عوام کی دلجوئی کی ہے۔ ناظم اعلیٰ نے وزیر اعلیٰ سرحد قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود کے مجاہدانہ کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعلیٰ نے اقتدار پر آکر سب سے پہلے شراب جیسی لعنت کو ممنوع قرار دیا اور جوا، نشہ آور اشیاء، جہیز پر پابندی، کالج و سکولوں میں قرآن کی تعلیم کو داخلہ کی شرط رکھنا ایک اہم کردار ہے سپاسنامے کے اختتام پر وزیر اوقاف مولانا عبدالباقی جب تقریر کرنے کھڑے ہوئے تو ٹھاٹھیں مارتا ہوا مجمع نعروں سے گونج اٹھا۔ مولانا عبدالباقی زندہ باد، نیب جمعیۃ اتحاد زندہ باد۔ مولانا عبدالباقی وزیر اوقاف نے تقریر کرتے ہوئے عوام کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ نے اس حلقہ سے مولانا عبدالحکیم اور حق نواز خاں کو کامیاب کر کے اپنی غیرت ایمانی اور دلیری کا ثبوت دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم وزیروں کبیروں کی حیثیت سے آپ کے پاس نہیں بلکہ آپ کے خادم کی حیثیت سے آئے ہیں۔ وزیر اوقاف نے علاقے کے عوام کو یقین دلایا کہ ہم ہر حالت میں آپ کے جملہ مسائل اسلام کی روشنی میں حل کریں گے۔ مگر کچھ مہلت کی ضرورت ہے چند دن گنتی کے ہوئے ہیں کہ حکومت ہمارے ہاتھوں میں آئی ہے۔ تم نے دیکھ لیا۔ ہمارے قائد جمعیۃ وزیر اعلیٰ سرحد نے کتنے کارنامے سرانجام دیئے اور ہم سب نے تہیہ کیا ہے کہ صوبہ سرحد کو ایک مثالی فلاحی مملکت بنا کر دم لیں گے۔ وزیر اوقاف نے بعض مرکزی وزیروں کے رویہ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ یہ وزیر مرکز اور صوبوں میں منافرت پھیلاتے ہیں لیکن ان کی تمام کوششوں کو ناکام بنا دیا جائے گا۔ انہوں نے مرکز اور صوبوں میں اتحاد کی اشد ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اسلام کے سوا کوئی دوسرا آئین ملک کے چاروں صوبوں کو متحد نہیں رکھ سکتا۔ تقریر کے اختتام پر مولانا عبدالباقی نے جمعیۃ کارڈ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ میں تمہاری کارروائی دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں۔ جلسے کے اختتام پر جمعیۃ کارڈ مجھ سے ملے، کچھ اہم امور پر گفتگو کروں گا۔ اس کے بعد وزیر صحت جیل خانجات خان حق نواز خاں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں صوبہ سرحد کے عوام اور خصوصاً اپنے حلقے کے عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں میں آج آپ کی خدمت میں صوبائی وزیر کی حیثیت سے نہیں بلکہ آپ کے خادم کی حیثیت سے مخاطب ہوں۔ میں آپ سب کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کروں گا۔ جن مسائل کا تعلق میرے محکمہ کے ساتھ ہے میں خود حل کروں گا اور جو غیر متعلقہ ہیں ان کو ان تک پہنچاؤں گا۔

جمعیۃ کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے صوبائی وزیر نے کہا کہ جمعیۃ ملک میں اسلامی آئین لانے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ اس کا بین ثبوت صوبہ سرحد کی حکومت ہے۔

آخر میں صوبائی وزیر نے بٹگرام ہسپتال کو ۲۶ بستروں کا اعلان کیا اور لیڈی ڈاکٹر متعین کرنے کا وعدہ کیا۔ صوبائی وزیر جیلخانجات نے ایک حوالات اور بار روم بنانے کا اعلان کیا۔ عوام نے نعروں کی گونج میں اس کا خیر مقدم کیا۔ علاقہ الائی کی پسماندگی اور امداد کے لئے صوبائی وزیر صحت نے (بند) میں ایک ہسپتال اور متعدد ڈسپنسریوں کا اعلان کیا

اس کے بعد سیکرٹری اطلاعات مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے خطاب کرنے کیلئے کھڑے ہوئے (باقی صدا پر)

آوے مفتی، آوے مفتی، آوے مفتی

میرے مفتی کا اعلیٰ پایہ
رب نے جس کا شان بڑھایا
خلق نے جس سے فیض اٹھایا
جس نے مجھے پڑھایا
لا الہ الا اللہ

میرا شیخ بہت ہی پیارا
سارے جگ سے ہے نیارا
باتیں جس کی سب دلآرا
جس نے مجھے سبق پڑھایا
لا الہ الا اللہ

میں ہوں اگرچہ سرافگندہ
سب سے میلا سب سے گندہ
میرا شیخ ہے رب کا بندہ
جس نے مجھے سبق پڑھایا
لا الہ الا اللہ

(قریشی امیر علی عرف استغفر اللہ صاحبزادے مفتی محمود زندہ ولی اللہ)

قریشی امیر علی صاحب ایک مجذوب بزرگ ہیں۔ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے متوسلین اور عقیدت مندوں میں سے ہیں۔ اسی نسبت سے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم سے بھی عقیدت ہے بلکہ عقیدت میں انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں۔ بات بات میں حضرت مفتی صاحب کا تذکرہ اور ان کے حق میں دعائیں کرتے ہیں۔ قریشی صاحب کافی عرصہ پشاور رہ کر یہاں آئے تو انہوں نے مذکورہ بالا الفاظ میں مفتی صاحب کو عقیدت کے پھول پیش کئے۔ وہ شاعر نہیں ہیں بلکہ یہ صرف ان کے دل کی آواز ہے۔

صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ سے ملاقات کرنے کے اوقات

پشاور ۹ ستمبر۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمود نے عوام سے قریبی رابطہ رکھنے اور ان کے مسائل کو حل کرنے کا ایک موثر اور قابل عمل سلسلہ شروع کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد اپنی رہائش گاہ پر عوام سے روزانہ شام کے وقت ملاقات کرینگے اور ان کے مسائل پر ہمدردانہ غور کریں گے۔ عوام ان سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کر سکتے ہیں۔ دفتر میں مولانا مفتی محمود صرف سرکاری افسروں سے ملاقات کرینگے تاکہ عوام کی ضرورتوں کو کم سے کم وقت میں پورا کیا جا سکے۔ یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ دفتر میں سرکاری افسروں اور لوگوں کے ساتھ بیک وقت ملاقاتیں کرنے سے اہم سرکاری کاموں پر توجہ دینے کا موقع نہیں ملتا اور بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ وزیر اعلیٰ عوام سے اپنی رہائش گاہ پر ملاقات کرینگے اور دفتر میں سرکاری افسروں سے ملیں گے۔ تاکہ عوام کے مسائل کو فوری طور پر حل کیا جا سکے۔ سرکاری افسران وزیر اعلیٰ سے ملنے کے لئے پہلے سے ان کے پرائیویٹ سیکرٹری سے وقت مقرر کر کے ملاقات کریں گے۔ رہائش گاہ پر عوام سے ملاقات کا مندرجہ ذیل پروگرام طے کیا گیا ہے۔ پیر اور منگل کے دن وزیر اعلیٰ لوگوں سے شام کو عام ملاقات کرینگے اور اس میں پہلے سے وقت مقرر کرنے کی پابندی نہیں ہوگی، بدھ، جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کے دن وزیر اعلیٰ صرف ان لوگوں سے ملاقات کریں گے جنہوں نے ان کے پرائیویٹ سیکرٹری سے بذریعہ خط یا ٹیلیفون پر پہلے سے وقت لے لیا ہوگا۔ ان دنوں میں وقت لئے بغیر عام ملاقات نہیں ہو سکے گی۔ اتوار کے دن ملاقات نہیں ہوگی

شیشے کے گھر میں بیٹھ کے پتھر ہیں پھینکتے
دیوار آہنی پہ حماقت تو دیکھئے

حضرت مولانا عبدالحکیم ممبر قومی اسمبلی بنام احتشام الحق کیرانوی

قائد جمعیۃ، شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے جناب عبدالولی خاں کی بات نقل کی تھی کہ انہوں نے سیکولر کے معنی غیر فرقہ وارانہ اسٹیٹ کیا ہے۔ حضرت مفتی صاحب نے خود اپنا موقف اس بیان میں واضح کر دیا تھا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ ملک کا سرکاری مذہب اسلام ہو۔ مگر افسوس کہ حسد اور عناد کا کیا کیا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے حاسد اور خصوصاً حضرت مفتی صاحب کی عزت اور دینی و دنیوی مقام کو دیکھ کر جلنے والے لوگ بے بنیاد اعتراضات کے لئے من گھڑت تاویلوں کا سہارا لئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

۲۴ سال تک اسلام کا نداق اڑانے والے اور پاکستان کو زبان، صوبائیت، عصبیت، جیسے فتنوں کی طرف دھکیلنے والے گروپ کا ساتھ دے کر آج حبیب لائنز کراچی کے خطیب احتشام الحق کیرانوی مفتی محمود پر اعتراض کر رہے ہیں۔ محترم احتشام الحق کو ناظم الدین سے لے کر ایوب اور یحییٰ خاں کے زمانے تک مسلم لیگ کے لبادے میں کون سا کتاب و سنت کا نظام نظر آتا رہا۔

کیا احتشام الحق نے ایوب خاں کو سپاسنامے پیش نہیں کئے۔ کیا امام ضامن نہیں باندھا۔ ایوب خاں نے کونسا اسلام کا قانون نافذ کیا تھا جو اس کی تعریفوں کے پل باندھے گئے۔ اور کیا موجودہ الیکشن میں احتشام الحق نے جس شخص اور جماعت کا ساتھ دیا۔ گذشتہ ۲۴ سالہ تاریخ کی روشنی میں اس فرد اور جماعت سے کتاب و سنت کا آئین نافذ کرنے کی امید کی جا سکتی تھی۔

میں محترم احتشام الحق کیرانوی سے درخواست کروں گا کہ گاگران کے دل میں حضرت نانوتویؒ حضرت گنگوہیؒ حضرت شیخ الہندؒ اور شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ اور دوسرے اکابر دیوبند کی اس حکمت عملی اور تحریک کا ادب و احترام ہے تو ہر باقی فرما کر پچھلے ۲۴ سال سے وہ جن مصلحتوں کا ساتھ دیتے چلے آ رہے ہیں۔ اب بھی انہیں مصلحتوں کے مدنظر وہ خاموشی اختیار کریں۔

کیا احتشام الحق صاحب کو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی یہ اسلامی اصلاحات اور کارنامے خلاف اسلام نظر آتے ہیں جو انہوں نے صوبہ سرحد میں کئے۔

(۱) لسانی جھگڑے سے بچنے کے لئے اردو کو سرحد میں سرکاری زبان قرار دیا۔

(۲) یکم مئی کو حلف اٹھانے کے ساتھ صوبہ میں شراب پینا، بنانا، بیچنا، لانا بند کر دیا۔

(۳) صوبائی قرضوں پر سود بند کرنا اور سابقہ ساڑھے چار کروڑ روپیہ کا سود معاف کرنا۔

(۴) مسلم معاشرہ کی تشکیل کے لئے کالج کا داخلہ قرآن ناظرہ اور نماز باترجمہ کی شرط سے وابستہ کر دینا۔

(۵) وضع قطع میں مسلمان معاشرہ کی تشکیل کے لئے قمیص شلوار یا پاجامہ سرکاری لباس قرار دینا۔

(۶) اہل علم کا وقار بلند کرنے کی خاطر تمام دارالعلوموں جس میں احتشام الحق کا ٹنڈو الہ یار بھی شامل ہے۔ ایم اے اسلامیات کے برابر قرار دے دینا۔

(۷) اور حضرت مولانا شمس الحق افغانی و حضرت مولانا محمد یوسف بنوری پر مشتمل موجودہ قوانین کو شریعت محمدیہ کے مطابق تبدیل کرنے کے لئے بورڈ کا قیام۔

جبکہ بارہ تیرہ چودہ ممبر کو ان اکابر علماء نے اپنے اجلاس منعقد کئے اور بہت سارے قوانین کو اسلامی جامہ پہنانے کی سفارش کر دی ہے جو عنقریب نافذ ہو جائیں گے۔

کیا یہ سب کچھ احتشام الحق صاحب کی سیکولر اسٹیٹ میں ہو رہا ہے۔ ملک کے تمام علماء اور مخلص مسلمانوں کو اس پر خصوصی توجہ دینی چاہیئے کہ احتشام الحق صاحب جمعیۃ علماء اسلام کی مخالفت کر کے اسلام کی خدمت کر رہے ہیں یا کفر کے لئے راستہ ہموار کر رہے ہیں

حضرت مولانا ہزاروی صاحب کا مطالبہ احتشام الحق صاحب کے ذمہ ابھی قرض باقی ہے کہ وہ مرزائیوں کے جو نکاح پڑھاتے رہے، اس کے بارے میں ان کا عقیدہ کیا ہے۔ اپنی پوزیشن واضح کریں۔

(۲) الیکشن کے وقت انہوں نے ہر مکتبہ خیال کے علماء سے ہٹ کر جس شخص اور جماعت کا ساتھ دیا اس کی وجہ کیا تھی۔ آخر میں میں آنجناب سے درخواست کروں گا کہ آج تک ہم ادب و احترام کی وجہ سے خاموش رہے ہیں۔ اب اگر آپ اپنی عزت و احترام کے بارے میں سنجیدہ نہیں ہیں اور شیش محل میں بیٹھ کر مفتی اعظم پاکستان مفتی محمود صاحب پر سنگ باری کریں گے تو اس کا نتیجہ خود آپ کے لئے شاید مفید ثابت نہ ہو۔

ہم کراچی کے غیور دیندار مسلمانوں اور علماء سے پوچھیں گے کہ آنجناب نے ۲۴ سال میں اسلامی آئین کے لئے کراچی میں کام کیوں نہیں کیا؟

ترجمان اسلام میں
اشتہار دے کر اپنی تجارت کو ترقی دیں

بقیہ ـــــ وزراء سرحد کا دورہ

تو مجمع نعروں سے گونج اٹھا۔ اسلام زندہ باد، جمعیۃ زندہ باد وزیر اعلیٰ سرحد مفتی اعظم زندہ باد، مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی زندہ باد کے نعرے لگے۔ مولانا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا، ۲۵ سال گذرنے کے باوجود پاکستان کے بدقسمت عوام اسلام کے مقدس آئین سے محروم رہے۔ ۲۵ سال برسر اقتدار ٹولہ نے غریب عوام کا خون چوسا اور ناجائز دولت سمیٹی۔ غریب عوام کے ترقی کے راستے میں امیر رکاوٹ بنتے رہے مولانا نے علاقہ کے جاگیرداروں کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اب ظلم استحصال بند کر دو۔ ظلم و ستم کے بادل چھٹ گئے ہیں۔ عوام میں سیاسی بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ علاقہ کا بچہ بچہ بیدار ہے اور میں ایسی تحریک چلاؤں گا کہ علاقے کے بچے بچے کا ذہن بیدار کروں گا اور لیڈر بناؤں گا ہم میں ایسی جمہوریت اور فضا پیدا کرنا چاہتے ہیں تاکہ اقتدار پر آئینی طریقے کے علاوہ جو دروازے سے کوئی اقتدار پر نہ آئے۔ مولانا عبدالحکیم نے مقامی افسروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ جو افسر رشوت بیگار بدعنوانی کرے گا۔ ہم اس کو سخت سزا دینگے اور اس کا فریب و دجل عوام کے سامنے لائینگے۔

اسلحہ لائسنس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ ۲۵ سالوں میں سوائے چند استحصال پسند ٹولہ کے علاوہ کسی غریب کو لائسنس نہیں دیا گیا۔ آج ہم غریب امیر کی تفاوت ختم کرنا چاہتے ہیں۔ بغیر رشوت کے لائسنس دیتے ہیں۔ اگر کسی سے رشوت ان وزیروں نے لی ہے تو ہم کو گریبان سے پکڑو۔ ہم ملک سے رشوت چور بازاری کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں۔ ملک ایک نازک مرحلہ پر ہے۔ آپس کی لڑائیاں ختم کرو۔ پروپیگنڈا بند کرو اور متحد ہو جاؤ اسی میں کامیابی ہے۔ مولانا عبدالحکیم نے جمعیۃ کی پالیسی بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہم اصولوں کے پابند ہیں۔ ہم ملک میں اسلامی آئین نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ آخر میں انہوں نے پچاس ٹیلیفون ایکسچینج کا اعلان کیا۔ عوام نے نعروں کی گونج میں اس کا خیر مقدم کیا۔ جلسہ کے اختتام پر وزیر اوقاف مولانا عبدالباقی نے جمعیۃ گارڈ سے خطاب کیا۔ وزیر صحت نے سول ہسپتال کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد صوبائی وزراء نے نماز جمعہ ادا کی۔ نماز کے بعد جمعیۃ کے رہنما حاجی عبدالحی کی طرف سے دی گئی دعوت میں شرکت کی۔ چونکہ ۲ بجے تاریخ کو نڈہ باندہ میں خطاب کرنا تھا۔ اس لئے صوبائی وزیر صحت خان حق نواز خاں ریسٹ ہاؤس کوزہ باندہ چلے گئے۔ ان کے ہمراہ امیر جمعیۃ قاضی محمد سندی ناظم اعلیٰ خان خیر محمد خان ناظم مولانا عبدالستار ناظم دفتر مولانا عبدالکریم ناظم نشر و اشاعت قاری حبیب الرحمٰن گئے۔

چونکہ درخواستوں اور لائسنسوں کا ڈھیر لگ چکا تھا۔ اس لئے بارہ ایک بجے آرام کرنے کا وقت ملا۔ وزیر اوقاف مولانا عبدالباقی اور مولانا عبدالحکیم موضع بازار گے جلسوں چلے گئے۔ رات وہاں رہے۔ ان کی جماعت سرگرمیوں کو دیکھ کر

(باقی صفحہ ۵ پر)

انتخابات

شاخہائے جمعیۃ علماء اسلام

انتخاب ضلعی جمعیۃ ملتان

سرپرست پیر طریقت حضرت مولانا پیر خورشید احمد عبدالحکیم - شیخ طریقت حضرت مولانا محمد عبدالمد صاحب بہلوی شجاع آباد - امیر پیر سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی - نائب امیر ۱ شیخ محمد شریف انصاری نائب امیر ۲ مولانا غلام احمد صاحب میلسی - ناظم عمومی محمد شریف قریشی صاحب - ناظم محمد عالم جاوید صاحب خانیوال ناظم قاری نظام الدین صاحب شجاع آباد - خازن جناب غلام محمد صاحب عباسی - ناظم نشرو اشاعت مسٹر شمس القمر سالار اعلیٰ خواجہ عبدالرؤف صاحب ملتان

ضلع لائل پور

یونٹ ۵ حلقہ غلام محمد آباد شہر لائلپور

امیر محمد شفیع صاحب - نائب امیر ۱ مولوی عبدالغنی نائب امیر ۲ رضی الحسن صاحب - ناظم عمومی محمد صدیق صاحب ناظم ۱ محمد علی بخاری ۲ کمال الدین صاحب - سالار عبدالغفار صاحب - ناظم نشریات وحید الدین صاحب خازن مولوی محمد شریف صاحب

یونٹ ۷ حلقہ ایضاً

امیر قاضی کرم دین - نائب امیر ۱ ڈاکٹر ولی محمد ۲ صوفی احمد دین - ناظم عمومی چوہدری محمد اسلم - ناظم ۱ محمد افضل صاحب ۲ حکیم محمد عمر - ناظم نشریات عبدالمجید صاحب - ناظم نشریات چوہدری محمد طفیل - خازن خورشید انور صاحب

یونٹ ۱ حلقہ ایضاً

سرپرست حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب امیر حاجی منصب علی ریٹائرڈ تحصیلدار - نائب امیر ۱ حکیم مولانا عبدالرحیم ۲ مولوی غلام رسول - ناظم عمومی حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب - ناظم ۱ حاجی محمد سلیمان ۲ چوہدری شبیر احمد - ناظم نشریات، دفتر و خازن قاری احسان الحق احسن - سالار رانا محمد خاں -

چک ۲۱۳ گ ب لائلپور

امیر	صوفی عبدالرحمٰن جامی
جنرل سیکرٹری	ملک تنویر احمد ضیائی
ناظم	مولانا محمد علی
سالار	چوہدری عبدالغفور

ضلع جہلم

شہر جہلم

امیر حضرت مولانا محمد شریف صاحب عابر - ناظم عمومی نثار احمد صاحب - ناظم ۱ بابو عبدالخالق صاحب - ناظم ۲ حاجی ماسٹر نذیر عالم - خازن حاجی لال دین - سالار اعلیٰ چوہدری محمد انور پاشا - نائب سالار محبوب علی -

جادہ

امیر مولانا عبدالرؤف صاحب - ناظم عمومی محمد اسلم ناظم ۱ چوہدری غلام رسول - سالار صوفی محمد سرور - خازن محمد بشیر صاحب

بھگوالہ

امیر ملا غزن خاں - ناظم چوہدری عبدالعزیز - خازن صوفی محمد زمان -

مل

امیر مستری محمد صدیق - ناظم محمد فاضل - خازن محمد رفیق -

جاہلی

امیر صوبیدار بوستان خاں - ناظم محمد حسن خازن حافظ عبدالعزیز

ڈومیلی

امیر مولانا حکیم سید علی شاہ - نائب امیر صوبیدار زمان علی ناظم عمومی سید عابد علی شاہ - ناظم ۱ راجہ جمرود خاں خازن محمد نواز

چنجلوٹ

امیر حافظ عبدالرشید - ناظم عمومی میاں بشیر احمد ناظم ۱ محمد حنیف - خازن میاں محمد اسلم

کھیوڑہ

سرپرست مولانا محمد اکرم - امیر قاری دین محمد - نائب امیر بابا راجولی - ناظم عمومی ملک محمد حنیف - ناظم ۱ راجہ لطافت حسین ناظم نشرو اشاعت راجہ محمد رمضان - خازن صوفی محمد خاں - ناظم دفتر حافظ محمد اشرف -

پنڈ دادنخاں

امیر حافظ حاجی عطاء اللہ - نائب امیر مولوی بشیر احمد ناظم اعلیٰ مولوی غلام یٰسین - ناظم ۱ قاری عبدالحمید - خازن عبدالشکور - سالار محمد علی -

کربک

امیر بوستان خاں - نائب امیر زمرد خاں - ناظم عمومی امیر زمان - ناظم ۱ محمد روز - خازن محمد اکبر

کوٹلی چھتہ

امیر محمد عنایت - ناظم عمومی محمد انور علی - ناظم ۱ و خزانچی حافظ حسین احمد - ناظم ۲ عاشق حسین - سالار محمد رفیق -

چک مہندہ

امیر سید ولایت شاہ - نائب امیر حاجی فضل الٰہی - ناظم عمومی راجہ محمد خاں - ناظم ۱ صوفی اللہ دتہ - خازن سائیں خواجہ -

شیخا بمرلب دریا

امیر مولوی غلام محی الدین - نائب امیر غلام انور - ناظم عمومی غلام سرور - ناظم ۱ محمد زمان - خزانچی محمد اسلام سالار عبدالستار

بودلہ

امیر مولانا محمد شریف عابر - نائب امیر راجہ محمد یعقوب ناظم راجہ محمد اکرم - خازن میاں مہر محمد -

ڈھوک کس

امیر حوالدار خازن محمد - ناظم اعلیٰ علی اصغر - ناظم محمد اشرف -

نیواڈہ سرگدھن

امیر راجہ عجیب خاں - ناظم شیر دل - خازن عبدالرزاق -

نین وال

امیر حافظ ارشاد احمد - ناظم اعلیٰ حاجی کریم الدین خازن حاجی محمد علی -

خلاص پور

امیر سید لال شاہ - نائب امیر ملک حیات محمد - نائب امیر ۲ حاجی نیک محمد - ناظم اعلیٰ صاحبزادہ ابو اسحاق - ناظم ۱ ماسٹر محمد زمان - ناظم ۲ ماسٹر عزیز احمد - خازن ملک محمد یوسف سالار حوالدار مہراسب خاں - پروپیگنڈا سیکرٹری نائب صوبیدار گل محمد

دینہ

سرپرست ۱ چوہدری حاجی عبدالحمید سرپرست ۲ حاجی بشیر احمد

امیر مولانا محمد صادق - نائب امیر حاجی عبد الرحیم - ناظم اعلیٰ چوہدری ظہور احمد - سالار اعلیٰ محمد انور - نائب سالار خواجہ نوردین - خزانچی چوہدری محمد حیات -

ڈھوک بدر

امیر مولوی عبد الغفور - نائب امیر حاجی محمد فیروز - ناظم اعلیٰ مولوی نور عالم - ناظم ۱ محمد اشرف - خزانچی صوبیدار نواب خان سالار اعلیٰ محمد فاضل - نائب سالار عدالت خان -

حلقہ غربی کالا گوجراں

امیر مولوی محمد عدالت - ناظم اعلیٰ محمد عارف - ناظم ۱ عبد الرشید - خزانچی مرزا محمد عنایت - سالار مرزا فقیر محمد

انتخاب چک ۲ ٹی ڈی اے بھکر

امیر حضرت مولانا محمد اسماعیل - نائب امیر حضرت مولانا نعمت علی - ناظم اعلیٰ محمد موسیٰ - ناظم مولانا عبد المجید صاحب خازن چوہدری عبد العزیز -

علاقہ امازئی کا بمقام زیدہ امازئی ضلع ہزارہ

امیر مولانا عبد الخالق صاحب فاضل دیوبند گلی دیوی - نائب امیر مولانا عصمت اللہ خان - سیکرٹری و ناظم مرکزی کمیٹی سید الرحمٰن قریشی امازئی - ناظم نشر و اشاعت مولانا فضل رازق صاحب دیولی - معاون و نگران مولانا محمد علی صاحب ڈنڈ

علاقہ امازئی تحصیل ہری پور ضلع ہزارہ

امیر مولانا عبد المہیمن دگیرہ امازئی - نائب امیر مولانا محمد سرور کالیلاڑ امازئی - ناظم اعلیٰ مولانا عبد الرحمٰن قریشی خطیب جامع مسجد کوپڑی مرکزی مقام - ناظم مولانا احمد علی ناڑہ امازئی خازن مولانا محمد طیب پربہ - سالار اعلیٰ مولانا عبد المالک معاون مولانا محمد یوسف تھانیداری ثانی قدرت خان ناظم اعلیٰ برائے کوپڑی امازئی حکم الرحمٰن خان یوسف زئی -

حلقہ فرید ٹاؤن ساہیوال

امیر چوہدری محمد منیر صاحب ازہر ایڈووکیٹ - نائب امیر ۱ صوفی محمد رفیق صاحب - نائب امیر ۲ صوفی غلام رسول صاحب جنرل سیکرٹری مرزا عبد اللطیف بیگ ، کیل - خازن چوہدری محمد راغب صاحب - پروپیگنڈا سیکرٹری شوکت علی زیدی سالار چوہدری ماسٹر عبد الحمید - نائب سالار رانا سرور خان نائب سالار حفیظ الرحمٰن -

حلقہ آبادی جہاز گراؤنڈ ساہیوال

امیر حاجی بشیر احمد خان - نائب امیر ملک محمد زمان خان صاحب - جنرل سیکرٹری مولانا حکیم مقبول احمد صاحب خازن چوہدری محمد رمضان - سالار ملک محمد سرفراز خان

پٹھان گوٹ ۹-۷ لطیف آباد حیدر آباد

امیر فضل سبحانی صاحب - نائب امیر ۱ محمد انور شاہ ۲ محمد زرین - ناظم عمومی نور البصر صاحب - ناظم ۱ عمر ماچا صاحب - ناظم ۲ محب اللہ - سیکرٹری اطلاعات شاکر اللہ صاحب خازن سارنگل صاحب - سالار طور شاہ

علاقہ غیر آزاد قبائل تیراہ ارگزئی قوم مسوزئی

امیر مولوی مسلم شاہ - نائب امیر شیخان وکاندار - ناظم عمومی مولوی اسلام خان - ناظم قذار خان - ناظم نشریات تاج ملوک بادشاہ - خزانچی خیال بادشاہ - سالار شاذ دلگل

علاقہ غیر تیراہ مسوزئی والمیرزئی

امیر خوشحال خان - نائب امیر زیرایاز - ناظم عمومی شورنگ - ناظم نادر خان - ناظم نشریات گلاب دین ، خزانچی عجب خان - سالار اشراف دین -

تشکیلات سب ڈویژن میلسی (ملتان)

بمقام بھنڈاہار تحصیل میلسی

مولوی عاشق محمد امیر - منظور احمد نائب امیر - شیخ احمد بخش بی اے ناظم اعلیٰ - حافظ نذر محمد ناظم - شیخ محمد مراد خازن -

نعمت علی تحصیل میلسی

مولانا محمد اسحاق صاحب امیر - غلام قادر نائب امیر نور محمد ناظم اعلیٰ - شاہ محمد ناظم - سراج احمد خازن -

شتاب گڑھ تحصیل میلسی

خان دوست محمد خان امیر - حافظ عاشق محمد نائب امیر مولوی محمد اسمٰعیل ناظم اعلیٰ - مولوی عبد الرؤف نائب ناظم ، حاجی عبد المجید خازن - حاجی محمد ہاشم خان سرپرست -

موضع ملک واہن

مولوی حامد اللہ صاحب امیر - مولوی محمد صدیق ناظم اعلیٰ - مولوی مشتاق احمد ناظم - رحیم بخش خازن

موضع چیت واہن

اللہ وسایا صاحب امیر - اللہ ڈتہ صاحب نائب امیر منظور احمد ناظم اعلیٰ - احمد بخش ناظم - حاجی اللہ یار خازن

ملہو والی ضلع کیمل پور

امیر حضرت مولانا الحاج نور محمد صاحب صدر مدرس مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم ملہو والی - نائب امیر مولانا عبد القدوس صاحب - ناظم اعلیٰ مولوی محمد یعقوب دکاندار - ناظم نشر و اشاعت مولوی محمد نواز دکاندار - خازن مولوی سلیم شاہ نائب سیکرٹری مولوی حسین احمد ولد مولانا گل غیر مرحوم -

ڈونگہ بونگہ

امیر الحاج میاں خان صاحب رئیس اعظم ڈونگہ بونگہ

نائب امیر اول الحاج قطب دین صاحب بک سیلر فد
نائب امیر دوم - رائے خیر الدین صاحب زمیندار - ناظم عمومی علامہ محمد محمود الحسن ثاقب - ناظم ۱ محمد یاسین صاحب بیوپاری - ناظم ۲ محمد بشیر احمد صاحب مفتی بھٹہ - خازن حافظ میر چراغ صاحب جنرل سٹور - سالار شہر محمد صدیق صاحب غوری کریانہ مرچنٹ - نائب سالار محمد مفتی صاحب

ضلع قلات

موضع دالبذان

امیر حاجی علی محمد صاحب - نائب امیر مولانا محمد یعقوب صاحب ناظم مولانا محمد عارف صاحب

نوتک

امیر مولانا عبد المجید صاحب - نائب امیر مولانا عبد الخالق ناظم میر نواب خان - خازن میر محمد صاحب

باغبانہ محمد خانی

امیر مولانا عبد الحق صاحب - نائب امیر صوفی عبد الرحیم ناظم مجیب اللہ صاحب

باغبانہ

امیر قاضی الٰہی بخش - نائب امیر مولانا عبد المجید - ناظم مولانا عبد المجید فاران - خازن محمد صدیق دکاندار

متھنگ

امیر حاجی میر قطب صاحب - نائب ناظم عبد الستار خازن عبد الواحد صاحب -

مہتادہ

امیر مولانا نور محمد - نائب امیر میر غلام مصطفیٰ - ناظم مولانا عبد الغفور صاحب - خازن مولانا محمد حیات

باغبانہ

امیر سردار زادہ میر محمد یوسف خان - ناظم میر محمد عمر صاحب نائب ناظم صوفی خیر اللہ صاحب - سالار محمد امین صاحب

ضلع چترال

سب ڈویژن مستوج

الحاج محمد مراد صاحب امیر - نائب امیر مولانا محمد یوسف ناظم اعلیٰ مولانا عبد الرؤف

تحصیل ملکوہ

امیر مولانا کبیر شاہ مداک - ناظم اعلیٰ مولانا فضل رحیم ، نائب امیر سکندر ذوالی -

تحصیل چترال

امیر حاجی محمد رمضان - نائب امیر مولانا خادم اللہ - ناظم اعلیٰ مولانا عنایت الرحمٰن - ناظم عبد الودود - خازن عبد الرحمٰن

تحصیل ہری پور کی شاخیں

علاقہ مداخیل

امیر دوست محمد خاں گوندلہ - نائب امیر محمد داللہ
نائب امیر ۲ نصیر اللہ خاں - ناظم اعلیٰ مولوی عبد المتین
ناظم یحییٰ خاں - ناظم نشر و اشاعت میر نواز خاں - خازن
عبد الجلال -

قصبہ نوردی

امیر مولانا خلیل الرحمٰن - نائب امیر مولانا عبد الخالق -
ناظم اعلیٰ محمد رفیق - ناظم عبد الرسول - ناظم نشر و اشاعت
مولانا منظور شاہ

دیوی کنگڑچھ

سرپرست مولانا محمد یوسف صاحب - امیر غلام رسول
نائب امیر عبداللہ شاہ - ناظم اعلیٰ مولانا عبد المنان - ناظم
مسعود صاحب - ناظم سید اکبر شاہ - خازن - گل محمد ،
سالار فقیر محمد - نائب سالار ملک فتح محمد -

علی بخش کوکر ضلع سانگھڑ

امیر حاجی گل محمد صاحب کنیارہ - ناظم شہنواز خاں
کوکر - خزانچی محمد اقبال کوکر - سالار شہباز خاں کوکر

انتخابات ڈویژنل جمعیۃ علماء اسلام قلات

مولانا محمد یعقوب صاحب امیر ڈویژن قلات - حاجی
خیر بخش صاحب نائب امیر ڈویژن قلات - مولانا جان محمد
صاحب ناظم عمومی قلات ڈویژن - عبد السلام صاحب عدنی
نائب ناظم - عبد الاحد صاحب خازن -

ضلعی انتخابات قلات

مولانا اختر محمد صاحب زہروی امیر ضلع قلات - مولانا
گل محمد صاحب نائب امیر ضلع قلات - مولانا محمد اشرف
صاحب سوراب ناظم عمومی ضلع قلات - حاجی عبد الرحمٰن
دوقی ناظم -

ڈاگی مکرم خاں تحصیل چارسدہ

امیر مولانا فضل سبحان خاں - ناظم اعلیٰ فضل معبود صاحب
ناظم سیال محمد صاحب - خازن جان محمد صاحب

نوشکی

امیر مولانا عبد الرشید - نائب امیر مولوی احیاء الدین
عبد الغفار صاحب - خازن مولوی رحم دل صاحب

کوٹ

امیر شاہجہان صاحب - نائب امیر نقیب اللہ صاحب
ناظم اعلیٰ ثمر گل صاحب - ناظم ۱ سلطان محمد صاحب -
ناظم ۲ عبد القادر صاحب -

مقامی ترناب تحصیل چارسدہ

امیر مولوی صفی اللہ صاحب - نائب امیر امیر شاہ
بادشاہ صاحب - ناظم اعلیٰ عبد الرحمان صاحب - ناظم ۱
سید جلال صاحب - ناظم نشر و اشاعت حمید الرحمٰن صاحب
خازن مشرف بادشاہ صاحب -

رستم ضلع سکھر کے ناظم عمومی کو صدمہ

بروز اتوار ۲۳ رجب بوقت عصر مولانا عبد الحق صاحب
ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام رستم و مہتمم مدرسہ عربیہ الفیوض
کے والد حاجی عبید اللہ نے تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں داعی
اجل کو لبیک کہا - قارئین ترجمان اسلام سے دعائے مغفرت
کی درخواست ہے -

حضرت ہزاروی کا شکریہ

پکھلی پائین کے مشہور سیاسی گاؤں ملک پور میں ایک
جلسہ عبد القیوم صدر سیرت کمیٹی پکھلی کے زیر صدارت
منعقد ہوا - عبد القیوم صاحب اور محمد یونس صاحب سیکرٹری
نے اہل علاقہ کی طرف سے صوبہ سرحد کی حکومت کا شکریہ
ادا کیا کہ اس نے ہمارا پرانا مطالبہ منظور فرماتے ہوئے
ہائی سکول کی منظوری دی ہے - مقررین نے حضرت ہزاروی
کا بہت زیادہ شکریہ ادا کیا اور درازی عمر کی دعائیں کیں -
کہ انہوں نے اپنی پیرانہ سالی کے باوجود کوشش فرما کر حضرت
مفتی صاحب اور وزیر تعلیم امیر زادہ خان پر شیر پاؤ - پھر کنڈ
بفہ ، ڈھوڈیال کے ہائی سکولوں کی اہمیت کو واضح فرمایا
اور ان کو ہائی کرنے کی سفارش کی -

علاقہ ژوب فورٹ سنڈیمن کا جذبۂ ایمانی

فورٹ سنڈیمن - بلوچستان حکومت کی طرف سے
قائم کردہ قانونی کمیشن کے ارکان فورٹ سنڈیمن آئے -
ڈسٹرکٹ کونسل ہال میں عوام کا عظیم اجتماع تھا - عوام نے
قانون کمیشن کے سامنے بیک آواز یہ بات کہی کہ ہم نہ
رواج چاہتے ہیں اور نہ ہی موجودہ قانون چاہتے ہیں
بلکہ ہم اسلام کے آئین کو چاہتے ہیں - اس عظیم اجتماع
سے جمعیۃ فورٹ سنڈیمن کے امیر مولانا مبرک شاہ نے خطاب
کیا اور لاء کمیشن کے ارکان پر واضح کر دیا کہ اگر حکومت نے
اسلام کے خلاف کوئی بھی قانون بنایا تو ہم اس کو مسترد
کر دینگے - عوام کا جذبہ ایمانی دیکھنے کے قابل تھا حقیقت
یہ ہے کہ بلوچستان کے عوام کا جذبہ ایمانی قابل قدر رہا
ہر بڑے چھوٹے کی زبان پر شریعت کا قانون ، اسلام کی
بالادستی کا نعرہ تھا - وہاں موجود ہزاروں لوگوں نے بڑی
جرأت سے اس کا مظاہرہ کیا -

نیپ جمعیۃ اتحاد پر لوگ بہت مطمئن نظر آتے ہیں
یہاں کے لوگ حضرت امام انقلاب مولانا مفتی محمود مدظلہ کی
بہت تعریف کرتے ہیں -

---

۴۴ اس اقدام کی تقلید کی جائے -

خاران بلوچستان میں جلسہ

جمعیۃ علماء اسلام قلات ڈویژن کے امیر حضرت مولانا
محمد یعقوب شاہ صاحب ضلع خاران میں تشریف لائے -
جہاں ایک جلسہ تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا - اس کے
بعد موصوف نے جمعیۃ علماء اسلام اور نیپ کے اتحاد کو
واضح فرمایا اور جمعیۃ کی حسن کارکردگی کو نہایت پرجوش
انداز میں بیان کیا - سامعین نے جوش میں آکر پاکستان
زندہ باد اور جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد کے فلک شگاف
نعرے لگائے - حسب ذیل قرار دادیں عوام نے منظور کیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام خاران کا یہ اجلاس صوبائی حکومت
سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ یہاں پر سماجی برائیاں
ہیں - انہیں رفتہ رفتہ ختم کر دیا جائے نہ کہ حکومت تازہ
برائیاں لاکر ہم میں ٹھونس دے -

(۲) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم اجتماع اس بات کو
تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے کہ یہاں پر سپلائی کا جو
غلہ دیا جاتا ہے - وہ پبلک کو بغیر وزن دیا جاتا ہے -
جو ایک عظیم ظلم ہے -

(۳) پچیس سال کے طویل عرصہ میں اس ملک کے
مدارس دینیہ کو نظر انداز کیا جاتا رہا ہے - اب جبکہ ہماری
مخلوط عوامی حکومت برسر اقتدار آئی ہے - ہمارا مطالبہ ہے
کہ صوبہ بھر میں دینی مدارس کی مالی سرپرستی کی جائے -

(۴) احمد وال سے خاران تک جو روڈ ہے - اس
کی حالت ناگفتہ بہ ہے - اس کی پختگی کے احکامات دیئے جائیں

(۵) صوبہ سرحد کی حکومت قرآن کی تلاوت پر قدرت
اور نماز با ترجمہ جاننے کو جو مسلمان بچوں کے لئے پشاور
یونیورسٹی کیمپس داخلہ کے لئے لازمی شرط قرار دیا ہے - جمعیۃ
علماء اسلام سے منسلک لاکھوں مسلمان اس اقدام کو
بنظر استحسان دیکھتے ہیں - اس کے خلاف ہمارے کوئٹہ
بلوچستان کے نوزائیدہ ہفت روزہ سنگت نے ۳۰ اگست
کے شمارے میں جو کیچڑ اچھالا ہے - خاران کا یہ عظیم اجتماع
اس کے خلاف سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے - حکومت
کو چاہیئے کہ اس اسلامی ملک میں ایسے غیر اسلامی نظریات
کے پرچوں کو بند کرائے - اس سے انتشار پھیلنے کا خطرہ ہے

(منجانب اہالیان خاران بلوچستان)

تھانہ کامونکی

جمعیۃ علماء اسلام تھانہ کامونکی کی مجلس عاملہ کا اجلاس
مدرسہ عربیہ کامونکی میں مولانا مفتی محمد امین کی زیر صدارت
منعقد ہوا - جس میں مولانا زاہد الراشدی نے بھی شرکت کی ،
اجلاس میں تھانہ میں تنظیم نو کی رفتار کا جائزہ لیا گیا
ایک قرارداد میں اسلامی نظام کے نفاذ کا مطالبہ کیا
گیا - دوسری قرارداد میں ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کی اس
قرارداد کی حمایت کی گئی کہ عربی کو قومی زبان قرار دیا جائے
قرارداد میں صوبہ سرحد میں عربی کو لازمی زبان اور وفاق المدارس
کی سند کو ایم اے اسلامیات کا درجہ دینے پر مولانا مفتی محمود
صاحب کو مبارکباد دیتے ہوئے پنجاب سے مطالبہ کیا کہ ۴۴

افکار و مسائل

نعیم آسی

آپ کا دین اسلام کیا ہوا!

موجودہ برسرِ اقتدار پارٹی اور اس کے چیئرمین و صدرِ پاکستان جناب بھٹو سے ایک سوال

امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے اپنے روس اور دیگر ممالک کا دورہ کرنے کے بعد وطن واپس پہنچ کر فرمایا۔

"میں نے اپنے بین الاقوامی دورہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ کافر اپنے کفر میں سچا اور پکا ہے۔ مسلمان اپنے اسلام میں جھوٹا اور کچا ہے"

یہ بات ہمیں صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ اور دستور کمیٹی کے معزز رکن مولانا مفتی محمود صاحب کے اس انکشاف پر یاد آئی "ہماری یہ بات تسلیم نہیں کی گئی کہ آئین میں پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام قرار دیا جائے حالانکہ یہ ایک حقیقت ہے مگر اس زندہ حقیقت کو آئین میں تسلیم نہیں کیا گیا" (نوائے وقت لاہور ۲۱ مئی ۷۲ء)

ابھی یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ مفتی صاحب کے مذکورہ دعویٰ کی حقیقت کیا ہے؟ صحیح صورت حال تو آئین سامنے آنے پر معلوم ہو گی۔ بظاہر تو یہ بات درست معلوم ہوتی ہے۔ اہل نظر تو اسمبلی کی سہ روزہ کارروائی سے ہی تاڑ گئے تھے کہ اسلام کے بارے میں موجودہ برسرِ اقتدار جماعت کے رجحانات کیا ہیں؟ خود مولانا مفتی محمود صاحب کی تقریر کے دوران (جب کہ موصوف اسلام کو پاکستان کا سرکاری مذہب بنائے جانے پر دلائل دے رہے تھے اسپیکر (جو پیپلز پارٹی سے تعلق خاطر رکھتے ہیں) نے کہا تھا:

"مولانا آپ کی باتیں تو بالکل بجا ہیں لیکن ....."

اور اس "لیکن" نے اسلام کے بارے میں برسرِ اقتدار پارٹی کے عزائم کو آشکارا کر دیا۔ رہی سہی غلط فہمی وزیر اطلاعات و نشریات اور اوقاف و حج جناب کوثر نیازی نے یہ کہہ کر دور کر دی کہ:

"ہم نے قوم کو اسلامی آئین دینے کا وعدہ کیا تھا سو ہم نے (عبوری آئین کے ذریعہ) پورا کر دیا ہے"

حالانکہ موجودہ "عبوری آئین" اسلامی چھوڑ ــــ عوامی و جمہوری بھی نہیں۔ لیکن ۔ ع جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

یہ عجیب طرفہ تماشا ہے کہ ایک طرف قائدِ اعظمؒ کا پاکستان اور حقیقی پاکستان بنانے کے دعوے کیے جاتے ہیں اور دوسری جانب وہ سب کچھ روا رکھا جا رہا ہے بلکہ ٹینکے کی چوٹ کیا جا رہا ہے، جو مذکورہ دعووں کی سراسر نفی، تغلیط و تردید بلکہ تنقیص پر مبنی ہے

ہم بڑے ادب کیساتھ صدر بھٹو سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ آخر وہ اور ان کی جماعت ــــ اسلام اور اسلامی قوانین کے نفاذ اور اسلام کو پاکستان کا سرکاری دین و مذہب بنانے سے گریز و فرار بلکہ کھلم کھلا مخالفت کیوں کر رہے ہیں؟ حکومت بلوچستان پر کیوں دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ وہ شراب پر پابندی عائد نہ کرے؟ (جب کہ عبوری آئین" کے تحت آپ ان کا یہ حق تسلیم کر چکے ہیں) صوبہ سرحد میں ام الخبائث پر پابندی کے عوامی و انقلابی اور سولہ آنے صحیح فیصلہ پر پیچ و تاب کھاتے ہوئے اندرونِ خانہ "شدید مخالفت" کیوں کی جا رہی ہے۔؟ نیشنل پریس ٹرسٹ کے اخبارات کس برتے پر اس جائز پابندی کے خلاف مہم چلا رہے ہیں؟ آخر یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے؟؟

جب کہ آپ کا دعویٰ ہے کہ ہم قائدِ اعظمؒ کا پاکستان چاہتے ہیں۔ سچے اور حقیقی پاکستان کی تعمیر چاہتے ہیں۔ کیا قائدِ اعظمؒ اسلامی آئین نہیں چاہتے تھے؟ کیا وہ اسلام کو پاکستان کی بنیاد بنانے کے مخالف تھے؟؟ کیا یہ قائدِ اعظمؒ ہی کے الفاظ نہیں کہ:

"ہم نے پاکستان کا مطالبہ زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کرنے کے لئے نہیں کیا تھا۔ بلکہ ہم ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں پر اسلام کے اصولوں کو اپنا سکیں"

پتہ ہے بھٹو صاحب برصغیر ہندوستان کے مسلمانوں کے محبوب قائد نے مسز گاندھی کے نام اپنے الگ خط میں پاکستان کا نصب العین کیا قرار دیا تھا؟ مرحوم قائد نے کہا تھا:

"قرآن مسلمانوں کا ضابطہ حیات ہے۔ اس میں مذہبی اور مجلسی، دیوانی اور فوجداری، عسکری اور تعزیری، معاشی اور معاشرتی غرضیکہ تمام شعبہ ہائے حیات کے لئے احکام اور رہنمائی موجود ہے اس میں مذہبی رسوم سے لیکر روزمرہ کے امور حیات تک اور روح کی نجات سے لیکر جسم کی صحت تک، جماعت کے حقوق سے لیکر فرد کے حقوق و فرائض تک، دینوی زندگی میں جزا و سزا سے لیکر عقبیٰ کی جزا و سزا تک ہر فعل، ہر قول اور ہر حرکت کے لئے عملی رہنمائی موجود ہے"

اور یہ محض بحث و مناظرہ نہیں تھا۔ الفاظ کی مینا کاری بھی نہیں تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ بانیٔ پاکستان مرحوم صدقِ دل سے اسلام کو پاکستان کی پہلی و آخری قانونی بنیاد سمجھتے تھے ان کے نزدیک مسلمانوں کی نجات صرف اور صرف اسلام کے پاکیزہ اصولوں پر عمل پیرا ہونے میں تھی۔ آپ کا قول ہے۔

"میرا عقیدہ ہے کہ ہماری نجات ان زریں اصولوں کی پیروی ہی میں ہے جو ہمارے مقننِ اعظم پیغمبر اسلام نے پیش فرمائے"

آپ کہا کرتے تھے:

اسلام کے اہم اصولوں کا آج بھی زندگی پر اسی طرح اطلاق ہے جس طرح تیرہ سو سال پہلے تھا"

جناب صدر!

پھر آپ کے ساتھی، آپ کی جماعت اور ٹرسٹی اخبارات کس منطق سے قائدِ اعظم کا نام لے کر انہی کی تعلیمات پر عملاً خطِ تنسیخ کھینچتے رہے ہیں اور .....؟

کیا قائدِ اعظمؒ سے غداری نہیں ہے؟ کیا یہ قائدِ اعظمؒ کے پاکستان سے غداری اور فریب نہیں ہے؟؟

بھٹو صاحب!

یاد رکھیے جو قومیں اپنے اساسی نظریات کو خیرباد کہہ دیں انہیں دنیا میں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اسلام ہے تو پاکستان ہے۔ اسلام کے بغیر پاکستان کا کوئی جواز نہیں اگر چین یا روس کا کمیونسٹ ملحدانہ افکار و نظریات کا اظہار، رواداری، کے خلاف نہیں سمجھا جاتا۔ اور کمیونزم کو اپنے ملک کا "سرکاری مذہب" بنا کر فخر محسوس کرتا اور سراونچا کر کے چلتا ہے۔ تو پھر ہم ہی اتنے "رواداری" یا بالفاظ دیگر اتنے دلیوث کیوں ہو گئے ہیں کہ اسلام ایسے انقلابی اور پاکیزہ دین کو اپنے ملک کا "سرکاری مذہب" قرار دینے سے راہِ فرار اختیار کر رہے ہیں۔ اور اس کو بطور قوتِ حاکمہ نافذ کرنے میں سبکی محسوس کرتے ہیں۔ کیا مصر، شام اور لیبیا وغیرہ کا سرکاری مذہب اسلام نہیں؟ ان کا کسی نے کیا بگاڑ لیا ہے۔ جو ہمارا بگاڑے گا۔

جناب صدر!

آپ اور آپ کی جماعت کو اپنی روش تبدیل کرنا چاہیے قول و فعل کا تضاد اور اسلام کے معاملہ میں گریز و فرار کی پالیسی انجام کار ملک کے بقایا حصے کو بھی لے ڈوبے گی۔ اور اگر خدانخواستہ یہ ملک ہی نہ رہا تو پھر آپ کے اقتدار کا سنگھاسن بھی قائم نہ رہ سکے گا۔ لہٰذا سنبھل جائیے اور ناؤ کو ڈوبنے سے پیشتر بچا لیجیے۔ چپو آپ کے ہاتھ میں ہیں!!

خدا تعالیٰ آپ کو صراطِ مستقیم پر گامزن ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ ؎

من آنچہ شرطِ بلاغ است با تو می گویم
تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال!

جواہرات سے زیادہ قیمتی
لطفِ کورس

خواہ کسی بھی طریقہ سے جو ہر حیات جیسا قیمتی مادہ ضائع ہو رہا ہو یا ہو گیا ہو، چہرہ زرد، سر میں چکر، تنہائی پسند، ذہنی پریشانی، دل و دماغ معدہ و شانہ کی کمزوری، مایوسی و شرمندگی، پیشاب کی جملہ خرابیوں کو دور کر کے عضلات (مسلز) کی غذا بنتی ہے ایک طرح کا انسانی سیمنٹ ہے، قیمت مکمل کورس دس روپے، اوقات صبح ۸ تا ۲ شام ۶ تا ۹، اتوار شام ناغہ نوٹ: جعلی خود ساختہ قسم کے معالجوں اور یوم ایام کے چکر سے بچیں مردانہ کمزوری کے اصحاب بھی تشریف لائیں

حاذق طبیب حکیم عبداللطیف خان صاحب سند یافتہ دہلی ۶۰ چیمبرلین روڈ گوالمنڈی اینگلو یونانی دواخانہ رجسٹرڈ لاہور